۱۰۔ قدیم بھارت : تہذیبی

۱۰ء۱ زبان وادب

۱۰ء۲ عوامی زندگی

۱۰ء۳ سائنس

۱۰ء۴ تعلیم کے مراکز

۱۰ء۵ فنِ تعمیر اور فنونِ لطیفہ

۱۰ء۱ زبان وادب

قدیم بھارت میں ادب کی تخلیق کی جامع روایت تھی۔ سنسکرت، اردھ ماگدھی، پالی اور تامل زبانوں میں ادب کی تخلیق ہوئی۔ اس میں مذہبی ادب، قواعد کی کتابیں، رزمیہ نظمیں، ڈرامے، قصے اور کہانیوں پر مبنی ادب جیسی تحریریں شامل ہیں۔

سنگھم ادب : سنگھم یعنی عالم و فاضل ادیبوں کا اجلاس۔ اس اجلاس میں اکٹھا ہونے والے ادب کو سنگھم ادب کہا جاتا ہے۔ قدیم ترین ادب تامل زبان میں ہے۔ 'سِلپّ دھی کرم' اور 'منی میکھلائی' اس ادب کے مشہور رزمیے ہیں۔ سنگھم ادب کے ذریعے جنوبی بھارت کے قدیم دور کی سیاسی اور سماجی زندگی کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

مذہبی ادب : مذہبی ادب میں آگم گرنتھ، تِپٹک اور 'بھگود گیتا' اہم کتابیں ہیں۔

'جین آگم گرنتھ' اردھ ماگدھی، شورسینی اور مہاراشٹری جیسی پراکرت زبانوں میں لکھی ہوئی ہے۔ وردھمان مہاویر کی نصیحتیں آگم گرنتھ میں یکجا کی گئی ہیں۔ اَپ بھرنش زبان میں مذہبی مقدس نظمیں (مہاپُران)، سوانح اور کہانیوں وغیرہ پر مشتمل ادب ہے۔ سدھ سین دیواکر نے پراکرت زبان میں علم الانصاف پر مبنی 'سَمّتیٔ سُتّ' کتاب لکھی۔ وِمل سوری نے پراکرت زبان میں 'پئوم چریہ' میں رام کی کہانی بیان کی ہے۔ ہری بھدر سوری کی 'سمرائچکہا' اور اُدّیوتَن سوری کی 'کُوَلَیمالا کَہا' کتابیں خاص طور پر مشہور ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ایسا مانا جاتا ہے کہ شمالی بھارت سے مہاراشٹر تک کے علاقوں میں مروّج بہت ساری زبانیں پراکرت اور سنسکرت زبانوں سے نکلی ہیں۔ لفظ 'پراکرت' 'پرکرِت' سے بنا ہے۔ پرکرت کا مطلب فطری یا قدرتی ہے۔ پراکرت زبانیں لوگوں کے روزمرہ کے کاروبار میں استعمال ہونے والی زبانیں تھیں۔ پراکرت زبانوں کو چار گروہ : پیشاچی، شورسینی، ماگدھی اور مہاراشٹری میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مہاراشٹری سے مراٹھی زبان نکلی۔ اسی طرح پراکرت زبانوں سے مراٹھی جیسی زبانوں کے بننے کے عمل میں ان زبانوں کی بنیادی ہیئت میں تبدیلی ہوئی۔ انھیں 'اَپ بھرنش زبان' کہا گیا۔ اَپ بھرنش زبانوں سے جدید زبانوں نے ترقی کی۔

تِپٹک میں تین پِٹک ہیں۔ پٹک کا مطلب پیٹی (صندوق) ہوتا ہے۔ یہاں پیٹی سے مراد 'حصّہ' ہے۔ پٹک پالی زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس میں تین مختلف قسم کا ادب ہے۔

۱۔ 'سُت پٹک' : اس میں گوتم بدھ کے ناصحانہ اقوال یکجا کیے گئے ہیں۔ ان اقوال کو 'سُکتے' کہتے ہیں۔ **۲۔ 'وِنئے پٹک' :** یہاں لفظ 'وِنئے' کا مطلب 'اُصول' ہے۔ اس میں بدھ فرقے کے مرد و زن بھکّھو کو روزمرہ کی زندگی گزارنے کے اُصول دیے گئے ہیں۔ **۳۔ 'اَبھی دھمّ پٹک' :** اس میں بدھ مذہب کے فلسفے کی وضاحت کی گئی ہے۔ تپٹک کی وضاحت کرنے والی کتاب 'اَٹھ کتھا' (ارتھ کتھا) مشہور ہے۔ عالم خواتین نے اپنے ذاتی تجربات و محسوسات کے مجموعے تخلیق کیے۔ انھیں 'تھیری گاتھا' نامی کتاب میں یکجا کیا گیا ہے۔ یہ مجموعے پالی زبان میں ہیں۔

'بھاگود گیتا' ہندوؤں کی مقدس کتاب مہا بھارت ہی کا ایک

حصّہ ہے۔ بھگود گیتا میں کہا گیا ہے کہ ہمیں صلے کی تمنا کیے بغیر اپنے فرائض کی تکمیل کرنا چاہیے۔ ایشور کی بھکتی (پرستش) کرنے کا راستہ سب کے لیے کھلا ہے۔

آٹھویں صدی عیسوی میں آدیہ شنکراچاریہ ہوگزرے ہیں۔ علم اور سنیاس پر انھوں نے کافی زور دیا۔ 'اُپنشد'، 'برہمسُتر' اور 'بھگود گیتا' کی تشریح لکھ کر ان کے مفہوم کو واضح کیا۔ انھوں نے بھارت کی چار سمتوں میں بدری ناتھ، دوارکا، جگناتھ پوری اور شرنگیری کے مقامات پر چار مٹھ (خانقاہیں) قائم کی ہیں۔

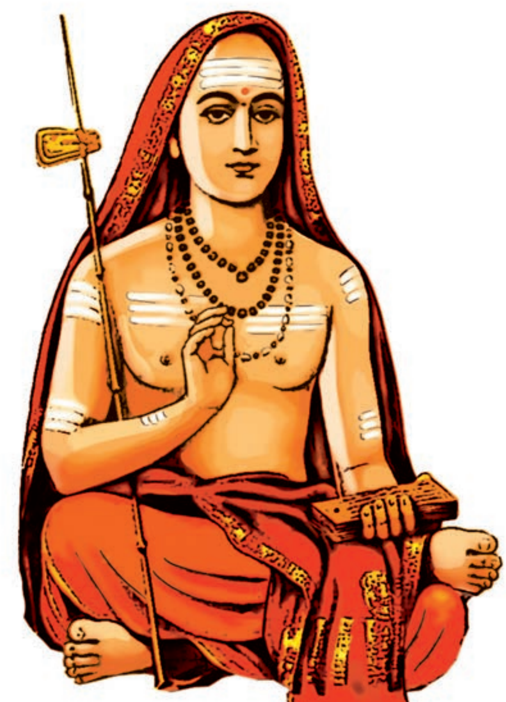

آدیہ شنکراچاریہ

کوٹلیہ نے ارتھ شاستر لکھی۔ عمدہ انتظامِ حکومت کیسا ہو اس سے متعلق اس کتاب میں انھوں نے مفصل بحث کی ہے۔

قواعد نامہ : قواعد اور صرف ونحو کے ماہر 'پانِنی' کی تحریر کردہ 'اشٹادھیائی' سنسکرت قواعد کی معتبر کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ پتن جلی نے 'مہابھاشیہ' نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں پانِنی کی کتاب 'اشٹادھیائی' کے ضابطوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ارتھ شاستر : یہ کتاب کوٹلیہ نے لکھی۔ اس کتاب میں راجا کے فرائض، وزیروں کے انتخاب کے اُصول، حفاظت کا انتظام، قلعوں کی قسمیں، فوج کی تشکیل، جاسوسی کی منصوبہ بندی، خزانے اور دفاتر کا انتظام، عدل و انصاف کا طریقہ، چوری کی تحقیق، سزاؤں کی قسمیں وغیرہ اُمورِ حکومت سے متعلق باریک بینی سے بحث کی گئی ہے۔

آرش اور ابھیجات رزمیے : 'رامائن' اور 'مہابھارت' کے دو قدیم آرش رزمیے ہیں۔ رِشیوں کی تخلیقات کو 'آرش' کہتے ہیں۔ رزمیہ 'رامائن' کو رِشی والمکی نے تخلیق کیا تھا۔ رامائن میں جو کہانی بیان کی گئی ہے اس کے ہیرو شری رام ہیں۔ رزمیہ 'مہابھارت' کو رِشی وِیاس نے تخلیق کیا تھا۔ کورو اور پانڈو کے مابین جنگ مہابھارت کا موضوع ہے۔ اس رزمیے میں شری کرشن کے کردار کا بیان ہے۔ مہابھارت میں مختلف انسانی جذبات و احساسات اور ان کے اثرات ونتائج کی وسیع منظرکشی دیکھنے کو ملتی ہے۔

زبان، ادب اور فنونِ لطیفہ کی روایت میں کوئی زمانہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگلے زمانے میں بھی اس کی شان وشوکت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ایسے دَور میں تخلیق پانے والے ادب اور فنونِ لطیفہ وغیرہ کو 'ابھیجات' کہتے ہیں۔ ابھیجات سنسکرت زبان میں کالیداس کی 'رگھووَنش' اور 'کمار سنبھو' اسی طرح بھاروی کی 'کِراتارجُنیہ' اور ماگھا کی 'شِشوپال وَدھ' پرانے دور کے مشہور رزمیے ہیں۔

ڈرامے : بھارت میں کسی کہانی کو گانے، بجانے اور رقص کی مدد سے پیش کرنے کی روایت کافی قدیم ہے۔ بھرت مُنی کی لکھی ہوئی کتاب 'ناٹیہ شاستر' میں اس فن کے بارے میں مفصل بحث کی گئی ہے۔ ان فنون کو مکالموں سے مربوط کرکے کی جانے والی پیشکش کو ڈراما کہتے ہیں۔ پرانے سنسکرت ڈراموں میں ڈراما

نولیس 'بھاس' کا 'سوپن واسودتّ'، کالیداس کا 'ابھگیاں شاکُنتل' جیسے کئی ڈرامے مشہور ہیں۔

کہانی ادب (افسانوی ادب) : بھارت میں قدیم زمانے میں تفریح کے ذریعے تعلیم دینے کے لیے کہانی کے ادب کا استعمال کیا جاتا تھا۔ 'پیشاچی' زبان میں گُناڈھیہ کی کتاب 'برہت کتھا' مشہور ہے۔ پنڈت وشنو شرما کی کتاب 'پنچ تنتر' کہانی کے ادب کا عمدہ نمونہ ہے۔ کئی زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ بدھ جاتک کتھائیں بھی مشہور ہیں۔

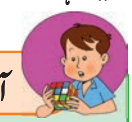

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

پنچ تنتر کی کوئی کہانی حاصل کرکے اسے ڈرامے کی شکل میں پیش کیجیے۔

۱۰ء۲ عوامی زندگی

قدیم بھارت کے ادب سے اُس وقت کی عوامی زندگی کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ قدیم بھارت میں اندرون ملک اور دور دراز کے ممالک سے ہونے والی تجارت کی وجہ سے خوش حالی کا دَور دورہ تھا۔ سماج مختلف ذاتوں میں بٹا ہوا تھا۔ مختلف کاریگروں اور تاجروں کی تنظیمیں (یونینیں) تھیں۔ انھیں 'شرینی' کہا جاتا تھا۔ بحری اور خشکی کے راستے تجارت ہوا کرتی تھی۔ بھارت کی اشیا جیسے ململ کا کپڑا، ہاتھی دانت، قیمتی ہیرے، مسالے، عمدہ بناوٹ کے مٹی کے برتن وغیرہ کی غیر ممالک میں خوب مانگ تھی۔ چاول، گیہوں، جو، مسور خاص فصلیں تھیں۔ لوگوں کی غذا میں ان اناجوں سے تیار کی گئی مختلف اشیا کے ساتھ گوشت، مچھلی، دودھ، گھی اور پھل وغیرہ شامل تھے۔ لوگ خاص طور سے سوتی کپڑے استعمال کرتے تھے۔ وہ ریشم اور اون کے لباس بھی استعمال کرتے تھے۔ عام طور سے وہ لباس موجودہ دھوتیوں، انگوچھوں، پگڑیوں اور ساڑیوں ہی کی طرح ہوا کرتے تھے۔ کُشانوں کے زمانے میں بھارت کے لوگوں کو کپڑے سینے کے طریقے کا علم حاصل ہوا۔

۱۰ء۳ سائنس

علمِ طب : بھارت کے علمِ طب کو 'آیوروید' کہا جاتا ہے۔ آیوروید کی کافی پرانی روایت ہے۔ آیوروید میں امراض کی علامتیں، امراض کی تشخیص، امراض کا علاج جیسی باتوں پر غور و خوض کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ اس بات پر بھی غور کیا گیا ہے کہ مرض لاحق نہ ہو۔ بمبسار کے دربار میں جیوک نامی مشہور وید (معالج) تھا۔ 'چرک سنہتا' نامی کتاب میں طبّی تشخیص کے علم اور ادویات کے علم کے بارے میں مفصل معلومات دی گئی ہے۔ یہ کتاب چرک کی تحریر کردہ ہے۔ سرجن (جرّاح) سشرت کی لکھی ہوئی کتاب 'سشرت سنہتا' میں مختلف امراض کی تشخیص اور ان کے علاج کی معلومات ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مختلف وجوہ کی بنا پر ہونے والے زخم، ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ، ان کی قسمیں اور کیے جانے والے جراحی عمل کی قسموں پر بحث کی گئی ہے۔ سشرت سنہتا کا عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا جس کا نام 'کتاب السُسُد' تھا۔ واگ بھٹ نے علمِ طب پر کئی کتابیں لکھیں۔ ان میں 'اشٹانگ سنگرہ' اور 'اشٹانگ ہردے سنہتا' اہم ہیں۔ بدھ بھکشو ناگارجن کی تحریر کردہ کتاب 'رس رتناکر' میں کیمیائی اشیا اور دھاتوں کے بارے میں معلومات ہے۔

ریاضی اور فلکیات : قدیم بھارتیوں نے ریاضی اور فلکیات کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ بھارتیوں نے ۱ر سے ۹ر اور ۰ (صفر) کے اعداد کا سب سے پہلے استعمال کیا۔ قدیم بھارتیوں کو علم تھا کہ اکائی اور دہائی کے مقام کے لحاظ سے ہندسوں کی قیمت بدلتی ہے۔ آریہ بھٹ نامی ریاضی داں نے 'آریہ بھٹیہ' کتاب تحریر کی تھی۔ اس نے ریاضیاتی عمل کے کئی ضابطے پیش کیے ہیں۔ آریہ بھٹ ماہر فلکیات بھی تھا۔ اسی نے کہا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ چھٹی صدی عیسوی میں ہوگزرے 'وراہ میہر' نے 'پنچ سدھانتکا' نامی کتاب تحریر کی۔ اس کتاب میں بھارتی فلکیاتی اُصولوں کے ساتھ یونانی، رومی، مصری تہذیبوں کے فلکیاتی

اُصولوں پر بھی غور وخوض کیا گیا ہے۔ ساتویں صدی عیسوی میں ہوگزرے ریاضی داں برہم گپت کی تحریر کردہ کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کناد : کناد نے 'ویشیشک درشن' نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں خاص طور سے جوہر (ایٹم) پر غور وخوض کیا گیا ہے۔ کناد کی رائے میں یہ کائنات بے شمار عناصر سے بھری پڑی ہے۔ یہ عناصر یعنی جوہر نے اختیار کی ہوئی مختلف شکلیں ہیں۔ یہ شکلیں بدلتی رہتی ہیں لیکن جوہر غیر تغیر پذیر رہتے ہیں۔

۴ء۱۰ تعلیم کے مراکز

قدیم بھارت میں تعلیم کے کئی اہم اور مشہور مراکز تھے۔ بیرون ملک کے طلبہ بھی یہاں تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔

ٹکشیلا یونیورسٹی : ٹکشیلا قدیم بھارت کے تجارتی راستے پر واقع اہم شہر تھا۔ اب یہ مقام پاکستان میں ہے۔ وہاں آثارِ قدیمہ کے دستیاب ہونے والے ثبوتوں کی بنیاد پر معلوم ہوتا ہے کہ اسے چھٹی صدی قبل مسیح میں بسایا گیا ہوگا۔ گوتم بدھ کے ہم عصر طبیب (وید) جیوَک نے ٹکشیلا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی تھی۔ چوتھی صدی ق۔م میں ٹکشیلا یونیورسٹی کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔ موریہ حکومت کے بانی چندرگُپت موریہ کی تعلیم ٹکشیلا یونیورسٹی ہی میں ہوئی تھی۔

ماہرِ قواعد پانِنی اور طبیب (وید) چَرَک بھی ٹکشیلا یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔ سکندر کے ہمراہ آنے والے یونانی مؤرّخین نے بھی ٹکشیلا کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ یونان میں کہیں بھی اس طرح کی یونیورسٹی نہیں تھی۔ چینی بدھ بھکشو فاہیان ۴۰۰ عیسوی میں بھارت آیا تھا۔ اس وقت وہ ٹکشیلا یونیورسٹی دیکھنے گیا تھا۔ اس یونیورسٹی میں ویدک ادب، بدھ فلسفہ، معاشیات، منطق جیسے مختلف مضامین کی تعلیم دی جاتی تھی۔

وارانسی : ورنا اور اَسی گنگا کی دو معاون ندیاں ہیں۔ ان دو ندیوں کے درمیان بسنے والے شہر کو وارانسی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ وارانسی میں زمانۂ قدیم ہی سے وید، جین اور بدھ فلسفے کی تعلیم دینے والے مراکز تھے۔

وَلبھی : گجرات کے سوراشٹر میں وَلبھی نامی ایک پرانا شہر تھا۔ پانچویں سے آٹھویں صدی عیسوی میں وہ جین اور بدھ فلسفے کی تعلیم کا ایک اہم مرکز تھا۔ چینی بدھ بھکّھو ہیون سانگ اور اِتسِنگ وَلبھی آئے تھے۔

نالندا یونیورسٹی : موجودہ بہار میں شہر پٹنہ کے قریب قدیم نالندا یونیورسٹی کے باقیات ہیں۔ شہنشاہ ہرش وردھن نے اس یونیورسٹی کو بڑی فراخ دلی سے عطیات دیے تھے۔ ہیون سانگ اور اِتسِنگ کے بیان کے مطابق نالندا یونیورسٹی میں ہزاروں طلبہ کے قیام کی سہولت تھی۔ وہاں کے کتب خانے میں ہزاروں کتابیں تھیں۔ یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے طلبہ کو داخلی دروازے کے قریب امتحان دینا پڑتا تھا۔

نالندا مہاوِہار کی مہر

وِکرم شیلا یونیورسٹی : وِکرم شیلا یونیورسٹی موجودہ بہار کے بھاگلپور کے قریب تھی۔ آٹھویں صدی عیسوی میں راجا دھرم پال نے اس کی بنیاد رکھی۔ وہاں چھے وِہار (خانقاہ) تھے۔ ہر وِہار کا داخلی دروازہ الگ تھا۔

کانچی : پلّو دورِ حکومت میں (چھٹی صدی عیسوی) موجودہ تامل ناڈو کا شہر کانچی اہم تعلیمی مرکز بن گیا تھا۔ وہاں ویدک اور

بدھ کتابوں کا مطالعہ اور تدریس کی جاتی تھی۔

۱۰ء۵ فنِ تعمیر اور فنونِ لطیفہ

موریہ اور گپت کے دور میں بھارتی فنِ تعمیر کی بڑی ترقّی ہوئی۔ سمراٹ اشوک کے جگہ جگہ تعمیر کروائے ہوئے پتھر کے ستون بھارتی سنگ تراشی کے عمدہ نمونے ہیں۔ سانچی کے استوپ اور کارلے، ناشک، اجنتا، ویرؤل (ایلورا) کے غاروں میں وہی روایت زیادہ سے زیادہ ترقی کرتی چلی گئی۔ گپت دَور میں بھارتی مجسّمہ سازی کے فن کو ترقی حاصل ہوئی۔ جنوبی بھارت میں چالوکیہ اور پلّو حکومت کے عہد میں مندروں کی تعمیر کو ترقّی ملی۔ مہابلی پورم کے منادر اس کی گواہی دیتے ہیں۔ پلّو دورِ حکومت میں دیوی دیوتاؤں کی کانسے کی مورتیاں بنانے کا آغاز ہوا۔ دلّی کے قریب مہرولی میں گپت دور کا لوہے کا ستون دیکھ کر قدیم بھارت میں دھات کام کے علم میں ترقّی کا اندازہ ہوتا ہے۔

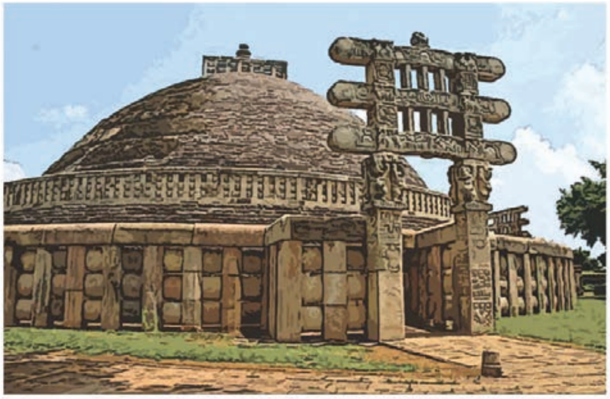

سانچی استوپ

ہم نے دیکھا کہ قدیم بھارت کی تہذیب انتہائی خوش حال اور ترقی یافتہ تھی۔ اگلے سبق میں ہم بھارتی تہذیب کا دنیا کی دیگر تہذیبوں سے ربط اور اس کے دور رس نتائج کا تعارف حاصل کریں گے۔

نٹ راج کی کانسے کی مورتی

مہرولی کے مقام پر لوہے کا ستون

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ قدیم بھارت کی یونیورسٹیوں کی فہرست بنائیے۔

۲۔ غیر ممالک میں قدیم بھارت کی جن اشیا کی مانگ تھی ان کی فہرست بنائیے۔

(۲) نام لکھیے :

قدیم بھارت کے رزمیے ....

(۳) خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے :

۱۔ رزمیہ رامائن کو رِشی .... نے تخلیق کیا۔

۲۔ بھارت کے علم طب کو .... کہا جاتا ہے۔

۳۔ ہزاروں طلبہ کے رہنے کی سہولت .... یونیورسٹی میں تھی۔

(۴) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ تپٹک کا مطلب واضح کیجیے۔

۲۔ بھگود گیتا میں کون سا پیغام دیا گیا ہے؟

۳۔ آیورویدمیں کن باتوں پر غور وخوض کیا گیا ہے؟

۴۔ سنگھم ادب کا مطلب بتائیے۔

(۵) بحث کیجیے :

موریہ اور گپت دور میں فنِ تعمیر اور فنونِ لطیفہ۔

(۶) آپ کیا کریں گے؟

۱۔ آیورویدک علاج کے بارے میں معلومات حاصل کر کے آپ اپنی روزمرہ زندگی میں اسے کس طرح استعمال کریں گے؟

۲۔ اپنی درسی کتاب میں سانچی استوپ کی دی گئی تصویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

(۷) اس موقع پر آپ کیا کریں گے؟

آپ سیر کو گئے ہوئے ہیں اور آپ کا دوست وہاں کی تاریخی یادگار پر اپنا نام لکھ رہا ہے۔

سرگرمی :

۱۔ آپ کے اطراف میں کون کون سی اہم عمارتیں ہیں؟ اُن کے بارے میں اپنے گھر کے افراد سے معلومات حاصل کیجیے۔

۲۔ اپنے اطراف کی تاریخی یادگاروں اور عمارتوں کو دیکھنے جائیے اور آپ کو وہاں کس تاریخ کا علم ہوتا ہے اسے اپنی بیاض میں درج کیجیے۔

***

ناشک میں واقع گپھائیں

۱۱۔ قدیم بھارت اور دنیا

۱ء۱۱ بھارت اور مغربی ممالک

۲ء۱۱ بھارت اور براعظم ایشیا کے دیگر ممالک

۱ء۱۱ بھارت اور مغربی ممالک

ہڑپّا تہذیب کے لوگوں نے مغربی ممالک سے تجارتی تعلقات قائم کیے تھے۔ اسی زمانے سے بھارت کا غیر ممالک سے معاشی اور تہذیبی لین دین جاری تھا۔ افغانستان اور وسطی ایشیا کے کئی ممالک میں بدھ مذہب پھیل چکا تھا۔ ایرانی سلطنت کے زمانے میں بھی بھارت کا مغربی دنیا سے ربط ضبط بڑھنے لگا۔ اس دور کے یونانی مؤرّخین کا بھارت کے بارے میں تجسّس بڑھنے لگا۔ بھارت سے متعلق ان کی تحریروں سے مغربی ممالک کو بھارت کا تعارف حاصل ہوا۔ آگے چل کر سکندر جس راستے سے آیا تھا وہ راستہ بھارت اور مغربی ممالک سے تجارت کے لیے کھل گیا۔ یونانی مجسمہ سازی کے فن کے زیرِ اثر کُشان دَور میں بھارت میں ایک نئے طرزِ فن کو عروج حاصل ہوا۔ اس کو قندھار فن کہتے ہیں۔ قندھار طرزِ فن کے تحت خاص طور پر گوتم بدھ کی

پیرس کے عجائب خانے میں گوتم بدھ کی مورتی۔ قندھار طرز

مورتیاں تراشی گئیں۔ یہ مورتیاں بالخصوص افغانستان کے علاقے قندھار میں دستیاب ہوئیں اس لیے اس طرز کو قندھار طرز کہا جاتا ہے۔ اس طرز کی مورتیوں کے چہرے مہرے یونانی چہروں مہروں سے ملتے جلتے ہیں۔ ابتدائی دَور میں بھارت میں بنائے جانے والے سکّے یونانی سکّوں کے انداز کے تھے۔

افغانستان میں ہڈّا کے مقام پر استوپ پر قندھار طرز کی سنگ تراشی۔
یونانی لوگوں کا لباس، ایمفورا (ایک قسم کی صراحی) اور ساز

پہلی دوسری صدی عیسوی کے زمانے میں بھارت اور روم کے درمیان تجارت کو کافی فروغ حاصل ہوا تھا۔ اس تجارت میں جنوبی بھارت کی بندرگاہوں کا بڑا حصہ تھا۔ مہاراشٹر میں کولھاپور

اریکامیڈو کے مقام پر ملا ہوا رومن شہنشاہ آگسٹس کا سونے کا سکّہ

کے مقام پر کھدائی میں کانسے کی کچھ اشیا برآمد ہوئیں۔ ان کی بناوٹ رومن طرز کی ہے۔ تامل ناڈو میں اریکامیڈو کے مقام پر

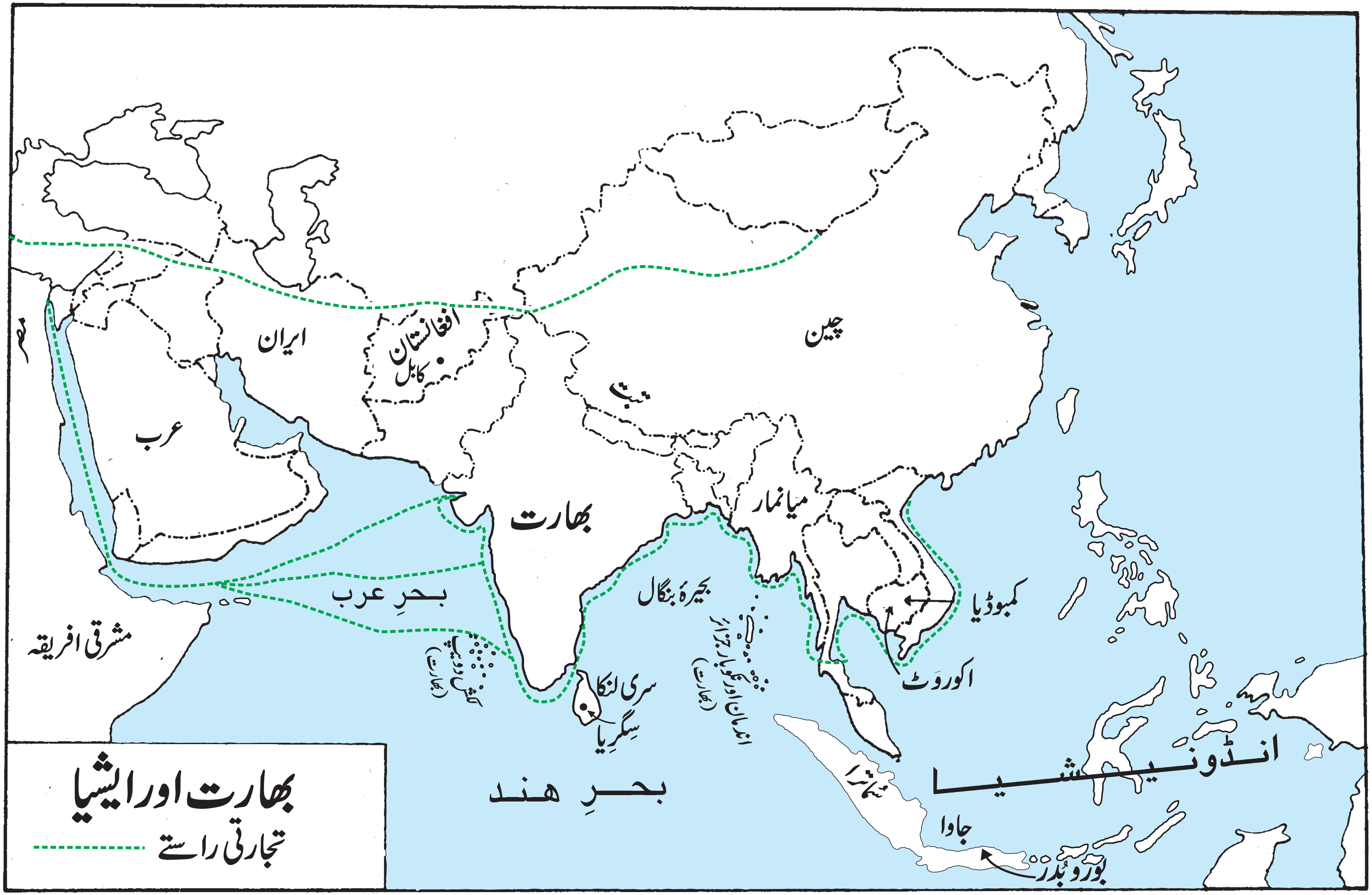
بھارت اور ایشیا
تجارتی راستے
چین
تبت
بھارت
میانمار
افغانستان
کابل
ایران
عرب
مصر
مشرقی افریقہ
بحرِ عرب
بحیرۂ بنگال
بحرِ ہند
سری لنکا
سِگریا
لکش دویپ
(بھارت)
اندمان اور نکوبار جزائر
(بھارت)
کمبوڈیا
اکوروٹ
انڈونیشیا
سماٹرا
جاوا
بورو بُدر

بھی کھدائی میں رومن بناوٹ کی کئی اشیا دستیاب ہوئی ہیں۔ دونوں مقامات بھارت اور روم کے درمیان تجارت کے اہم مراکز تھے۔ ایسے کئی تجارتی مراکز کا ذکر اس وقت کے ادب میں پایا جاتا ہے۔ اس تجارت میں مصر کی الیگزینڈریا (سکندریہ) نام کی بندرگاہ بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ عرب تاجر بھارت کا مال سکندریہ تک لے جاتے تھے۔ وہاں سے وہ یورپ کے ملکوں میں بھیجا جاتا تھا۔ عربوں نے تجارت کے مال کے ساتھ بھارت کا فلسفہ اور سائنس بھی یورپ تک پہنچایا۔ ریاضی میں صفر کا تصور ساری دنیا کے لیے بھارت کی ایک بڑی دین ہے۔ عربوں نے اس تصور سے یورپ کو متعارف کرایا۔

۲ء۱۱ بھارت اور براعظم ایشیا کے دیگر ممالک

ایشیا کے کئی ملکوں پر قدیم بھارت کی تہذیب کا خاص اثر پڑا تھا۔

سری لنکا : بدھ مذہب کی اشاعت کے لیے سمراٹ اشوک نے اپنے بیٹے مہیندر اور بیٹی سنگھ مترا کو سری لنکا روانہ کیا تھا۔

سِگِریا کے غار کی دیواری تصویر

سری لنکا کی بدھ کتاب 'مہاونس' میں ان دونوں کے نام کا ذکر ہے۔ سنگھ مترا اپنے ساتھ بودھی پیڑ کی شاخ لے گئی تھی۔ سری لنکا میں انورادھ پور کے مقام پر جو بودھی پیڑ ہے وہ اسی شاخ سے پھولا پھلا ہوگا ایسا وہاں کی روایت کے مطابق تسلیم کیا جاتا ہے۔ سری لنکا کے موتی اور دوسری قیمتی اشیا کی بھارت میں بڑے پیمانے پر مانگ تھی۔ وہاں کے سگریا نامی مقام پر پانچویں صدی عیسوی میں راجا کشیپ نے غار ترشوائے تھے۔ ان غاروں کی دیواروں پر بنی ہوئی تصویروں کی طرز، اجنتا کی طرزِ تصویر سے ملتی جلتی ہے۔ سری لنکا میں لکھی ہوئی بدھ مذہب کی کتابیں 'دیپ وَنس' اور 'مہاونس' بھارت اور سری لنکا کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ یہ کتابیں پالی زبان میں لکھی گئی ہیں۔

چین اور دیگر ممالک : زمانۂ قدیم ہی سے بھارت اور چین میں تجارتی تہذیبی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ سمراٹ ہرش وردھن نے چین کے دربار میں سفیر بھیجا تھا۔ چین میں تیار ہونے والے ریشمی کپڑے کو بھارت میں 'چیناں شُک' کہا جاتا تھا۔ بھارت میں 'چیناں شک' کی زبردست مانگ تھی۔ قدیم بھارت کے تاجر یہ 'چیناں شک' مغربی ملکوں کو بھیجا کرتے تھے۔ یہ تجارت خشکی کے راستے سے ہوا کرتی تھی۔ اس راستے کو 'ریشم شاہراہ' بھی کہا جاتا تھا۔ بھارت کے کچھ پرانے مقامات اس ریشم شاہراہ سے جڑے ہوئے تھے۔ ان میں ایک مقام مہاراشٹر کا ممبئ کے قریب واقع نالا-سوپارا تھا۔ بھارت میں آنے والے بدھ بھکّھو فاہیان اور ہیون سانگ ریشم شاہراہ ہی سے آئے تھے۔

پہلی صدی عیسوی میں چینی شہنشاہ 'مِنگ' کی دعوت پر بدھ بھکّھو دھرم رکھشک اور کشیپ ماتنگ چین گئے۔ انھوں نے کئی بھارتی بدھ کتابوں کے چینی زبان میں ترجمے کیے۔ اس کے بعد چین میں بدھ مذہب کی اشاعت میں تیزی آگئی۔ بدھ مذہب جاپان، کوریا، ویتنام تک جا پہنچا۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک : پہلی صدی عیسوی میں کمبوڈیا ملک میں 'فُنان' نامی پرانی حکومت کی بنیاد پڑی۔ چینی روایت کے مطابق اس حکومت کو 'کونڈنیہ' نامی بھارتی نے قائم کیا تھا۔ فُنان کے لوگوں کو سنسکرت زبان کا علم تھا۔ اس زمانے کا ایک

کندہ کتبہ ملا ہے۔ وہ کتبہ سنسکرت زبان میں ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر ملکوں میں بھی بھارت نژاد لوگوں کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم تھیں۔ ان حکومتوں کی وجہ سے بھارتی تہذیب جنوب مشرقی ایشیا میں پھیلتی رہی۔

جنوب مشرقی ایشیا کے فنونِ لطیفہ اور تہذیبی زندگی پر بھارتی تہذیب کے اثرات دِکھائی دیتے ہیں۔ آج بھی انڈونیشیا میں رامائن اور مہابھارت کی کہانیوں پر مبنی رقص اور ڈرامے مقبولِ عام ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا کی حکومتوں پر بھارتی تہذیب کا اثر بتدریج بڑھتا گیا۔ پرانے زمانے میں بدھ مذہب میانمار، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا وغیرہ میں پہنچ گیا۔ بعد کے زمانے میں شیو اور وشنو کے مندر بھی تعمیر کیے گئے۔

اس سال ہم نے ۳۰۰۰ ق۔م سے آٹھویں صدی عیسوی تک بھارت کی تاریخ کا جائزہ لیا۔ اگلے سال ہم نویں صدی عیسویں سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک کی تاریخ پڑھیں گے۔ نویں صدی عیسوی سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک کے زمانے کی تاریخ کو 'زمانۂ وسطیٰ کی تاریخ' کہتے ہیں۔

مشق

(۱) پہچانیے تو بھلا!

۱۔ رومن بناوٹ کی چیزیں برآمد ہونے کا مقام۔
۲۔ کُشان کے عہد میں بھارت میں ایک نئے طرزِ فن کا آغاز ہوا، وہ طرز۔
۳۔ مہاونس اور دیپ ونس کتابوں کی زبان۔
۴۔ پرانے زمانے کے وہ ممالک جہاں بدھ مذہب کی اشاعت ہوئی۔

(۲) غور کرکے لکھیے :

۱۔ جنوب مشرقی ایشیا پر بھارتی تہذیب کے اثرات دِکھائی دیتے ہیں۔
۲۔ چین میں بدھ مذہب کی اشاعت میں تیزی آئی۔

(۳) آپ کیا کریں گے؟

آپ کو اپنے پسندیدہ مشغلے کو انجام دینے کا موقع ہاتھ آئے تو آپ کیا کریں گے؟

(۴) تصویر کو بیان کیجیے۔

سبق میں دی ہوئی افغانستان کے ہڈّا نامی مقام پر استوپ پر قندھار طرز کی سنگ تراشی کا مشاہدہ کرکے تصویر کو بیان کیجیے۔

(۵) مزید معلومات حاصل کیجیے۔

۱۔ قندھار طرز
۲۔ ریشم شاہراہ

(۶) سبق میں بیان کیے ہوئے جنوب مشرقی ملکوں کو نقشے کے خاکے میں دِکھائیے۔

سرگرمی :

اپنے پسندیدہ فن کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اسے جماعت میں پیش کیجیے۔

***

علمِ شہریت

ہماری مقامی حکومت

فہرست

	سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔	ہماری سماجی زندگی	۵۹
۲۔	سماج میں پایا جانے والا تنوّع	۶۲
۳۔	دیہی مقامی انتظامی ادارے	۶۵
۴۔	شہری مقامی انتظامی ادارے	۷۱
۵۔	ضلع انتظامیہ	۷۷

مضمون علم شہریت سے متعلق صلاحیتیں : چھٹی جماعت

چھٹی جماعت کے اختتام پر طلبہ میں درج ذیل صلاحیتیں نشوونما پانا متوقع ہے۔

نمبر شمار	اکائی	صلاحیتیں
۱۔	سماج	- سماج کے مختلف طبقات کے باہمی تعاون سے نظم وضبط اور اُصولوں کا احترام کرنے کے رجحان کو ترقی دینا۔ - اس بات کو سمجھنا کہ افراد، خاندان اور اداروں کے ملنے سے سماج بنتا ہے۔ - اس بات کو سمجھنا کہ بھارت میں مختلف زبانیں بولنے والے، مختلف مذاہب کو ماننے والے لوگ ہیں پھر بھی ان میں اتحاد ہے۔ - قومی یکجہتی کے لیے تمام مذاہب کے احترام کی ضرورت سمجھنا۔
۲۔	سماجی نظم ونسق دیہی علاقوں میں نظم ونسق	- عوامی مسائل حل کرنے کے لیے ہر کسی کی شرکت کی اہمیت کو جاننا۔ - گرام سبھا میں خواتین کی عملی شرکت کو جاننا۔ - پنچایت سمیتی کے عہدیداران اور انتظامیہ سے متعلق معلومات حاصل کرنا۔ - ضلع پریشد کے عہدیداران اور انتظامیہ کی معلومات حاصل کرنا۔ - اس بات کو سمجھنا کہ مقامی انتظامی ادارہ جمہوریت کی بنیاد ہوتا ہے۔
۳۔	سماجی نظم ونسق شہری علاقوں میں نظم ونسق	- شہری مقامی انتظامی اداروں کی تشکیل اور کام سمجھنا۔ - شہری مقامی انتظامی اداروں کے عہدیداران کے بارے میں اور انتظامیہ سے متعلق معلومات حاصل کرنا۔ - یہ جاننا کہ دیہی اور شہری علاقوں کے مسائل مختلف ہوتے ہیں۔
۴۔	ضلع انتظامیہ	- ضلع انتظامیہ میں ضلع ادھیکاری کا کردار سمجھنا۔ - ضلع پولیس انتظامیہ کی معلومات حاصل کرنا۔ - عدالت کی اہمیت کو سمجھنا۔ - اس بات کو سمجھنا کہ مقامی انتظامیہ عوامی فلاح و بہبود کے لیے ہوتا ہے۔ - اس بات کو سمجھنا کہ آفات سے نپٹنے کے لیے انتظامیہ کے ساتھ عوامی تعاون ضروری ہوتا ہے۔

۱۔ ہماری سماجی زندگی

۱ء۱ انسان کو سماج کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

۱ء۲ انسان کی اجتماعیت

۱ء۳ ہماری ترقی

۱ء۴ سماج یعنی کیا؟

پانچویں جماعت کی درسی کتاب میں آپ نے انسان کے ارتقا کے بارے میں پڑھا۔ ہماری موجودہ سماجی زندگی ہزاروں سال کے ارتقائی مرحلوں سے گزر کر تشکیل پائی ہے۔ انسان نے خانہ بدوشی کی زندگی سے مستقل سماجی زندگی تک سفر کیا ہے۔

۱ء۱ انسان کو سماج کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

کسی فرد یا سماج کی ترقی کے لیے مستقل اور محفوظ اجتماعی زندگی ضروری ہے۔ خانہ بدوشی کی زندگی میں انسان کو یہ استقلال اور تحفّظ حاصل نہیں تھا۔ گروہ میں رہنے سے تحفّظ ملنے کی آگاہی حاصل ہونے سے انسان مل جل کر رہنے لگا۔ سماج کی تشکیل کے پسِ پشت یہ ایک اہم ترغیب ہے۔ سماج میں روزمرہ کے معاملات بہتر طریقے سے انجام پائیں اس لیے انسان کو اُصولوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس ضرورت کے تحت رسم ورواج، روایت، اخلاقی قدریں، اُصول اور قوانین وجود میں آئے جن کی وجہ سے انسان کی سماجی زندگی مزید منظّم اور مستحکم ہوگئی۔

۱ء۲ انسان کی اجتماعیت

انسان فطری طور پر سماجی اجتماع پسند ہے۔ ہم سب کو مل جل کر، سب کے ساتھ اور انسانوں کے درمیان رہنا پسند ہے۔ سب کے ساتھ گھل مل کر رہنا جہاں خوشی کی بات ہے وہیں یہ ہماری ضرورت بھی ہے۔

ہماری بے شمار ضرورتیں ہوتی ہیں۔ غذا، لباس، مکان ہماری

آئندہ ۵۰ برسوں کے بعد سماج کیسا ہوگا اس بارے میں گفتگو کیجیے۔

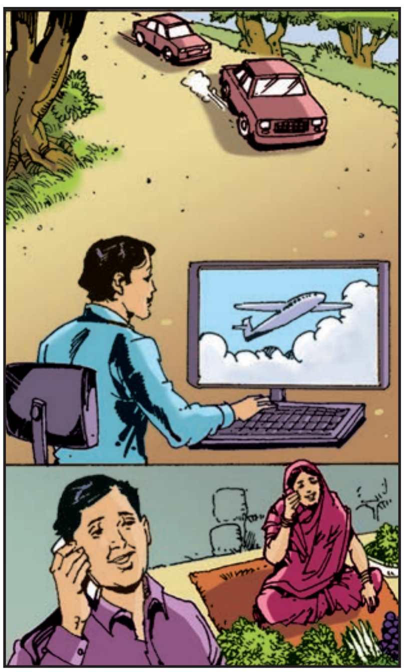

جسمانی ضرورتیں ہیں۔ ان ضرورتوں کے پورا ہونے پر ہمیں استحکام حاصل ہوتا ہے لیکن انسان کے لیے اتنا ہی کافی نہیں ہوتا۔ ہماری کچھ جذباتی اور ذہنی ضرورتیں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً تحفّظ کا احساس ہماری جذباتی ضرورت ہے۔ ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے تو ہمیں لگتا ہے کسی نہ کسی سے اس کا ذکر کیا جائے۔ غم ہو تو محسوس ہوتا ہے کوئی نہ کوئی ہمارے ساتھ ہو۔ ہمیں خاندان کے افراد، رشتے دار اور دوستوں اور سہیلیوں کی صحبت اچھی لگتی ہے۔ ان باتوں سے ہمارا سماجی رویہ اور برتاؤ ظاہر ہوتا ہے۔

آئیے، بولنا، لکھنا سیکھیں۔

ڈرائنگ کے مقابلے میں آپ کو پہلا انعام ملا ہے۔ اسے آپ اپنے پاس ہی رکھیں گے یا اپنے دوستوں اور سہیلیوں کو دِکھائیں گے؟ ان کے ردّعمل کے بعد آپ کو کیسا محسوس ہوا؟

- تعریف سن کر بہت اچھا لگا۔
- اچھی تصویر بنانے کا حوصلہ ملا۔
- لکھیے کہ اس تعلق سے اور کیا محسوس ہوا۔

آپ جانتے ہیں کہ غذا، لباس، مکان، تعلیم اور صحت ہماری بنیادی ضرورتیں ہیں۔ سماج کے افراد کی محنت اور ان کی ہنرمندی کی وجہ سے چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ تعلیم اور صحت سے متعلق خدمات اور سہولیات کی بنا پر ہم باعزّت زندگی گزار سکتے ہیں۔ یہ تمام باتیں ہمیں سماج میں ملتی ہیں۔ طرح طرح کی صنعتوں اور پیشوں سے ہماری ضرورتیں بھی پوری ہوتی ہیں مثلاً پڑھائی کے لیے ہمیں کتاب کی ضرورت ہوتی ہے۔ کتاب کے لیے کاغذ درکار ہوتا ہے۔ اس لیے کاغذ سازی، طباعت اور جلد سازی وغیرہ پیشوں اور صنعتوں کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ کئی افراد کا اس میں حصہ ہوتا ہے۔ سماج میں طرح طرح کے پیشوں کی وجہ سے ہماری ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ انھی پیشوں کی وجہ سے ہماری صلاحیتوں اور ہنرمندیوں کی ترقی ہوتی ہے۔ سماج میں بنیادی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ تحفّظ، حوصلہ افزائی، تعریف و تحسین اور مدد وغیرہ کے لیے ہم ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ اس لیے ہماری سماجی زندگی ایک دوسرے پر منحصر ہوتی ہے۔

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

صبح بیدار ہونے کے بعد آپ کو جن چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے ان کی ایک فہرست بنائیے۔ معلوم کیجیے کہ ان میں سے کم از کم پانچ چیزیں بنانے میں اور آپ تک پہنچانے میں کن کن لوگوں کا تعاون شامل ہوتا ہے۔

۱ء۳ ہماری ترقی

ہر انسان میں فطری طور پر کچھ خوبیاں اور صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ وہ خفتہ حالت میں ہوتی ہیں۔ ان کا ارتقا سماج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آپس میں گفتگو کرنے کے لیے ہم زبان کا سہارا لیتے ہیں لیکن وہ ہمیں پیدائش کے وقت سے نہیں آتی ہے۔ ہم اسے آہستہ آہستہ سیکھتے ہیں۔ ابتدا میں ہم گھر میں بولی جانے والی زبان سیکھتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس پڑوس میں الگ زبان بولنے والے لوگ ہوں تو ہمیں اس زبان کا تعارف بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسکول میں مختلف زبانیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

ہمارے اندر آزادانہ طور پر غور و خوض کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے مثلاً مضمون کا موضوع تمام طلبہ کو ایک ہی دیا جاتا ہے مگر دو مضامین ایک جیسے کیوں نہیں ہوتے؟ کیونکہ ان میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے وہ خیالات مختلف ہوتے ہیں۔ ہماری جذباتی صلاحیتوں اور قوتِ فکر میں سماج کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے۔ سماج کی وجہ سے ہمیں خیال پیش کرنے اور جذبات کو ظاہر کرنے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

انسان میں فنون اور خوبیوں کا ارتقا بھی سماج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گلوکار، مصوّر، سائنسداں، مہم جو، سماجی خدمت گار اور اس طرح کے کئی افراد کی خوبیاں سماج کی ترغیب اور پشت پناہی کی وجہ سے ترقی پاتی ہیں۔ ان کو دی جانے والی ترغیب بھی اتنی ہی اہم ہوتی ہے۔

۱ء۴ سماج یعنی کیا؟

سماج یعنی معاشرہ۔ سماج میں تمام مرد و زن، جوان، بوڑھے، چھوٹے لڑکے لڑکیاں شامل ہوتی ہیں۔ ہمارے خاندان سماج کا جز ہوتے ہیں۔ سماج میں مختلف گروہ، ادارے اور تنظیمیں ہوتی ہیں۔ لوگوں میں باہمی تعلق، آپسی کاروبار اور ان کے درمیان لین دین وغیرہ کا شمار بھی سماج میں ہوتا ہے۔ انسانوں کا گروہ یا ہجوم کا مطلب سماج نہیں ہوتا بلکہ کچھ یکساں مقاصد کی تکمیل کے

لیے جب لوگ یکجا ہوتے ہیں تب ان کا سماج بنتا ہے۔
غذا، لباس، مکان اور تحفّظ جیسی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے سماج کو ایک مستقل نوعیت کا نظام تشکیل دینا پڑتا ہے۔ ایسے نظام

کیا آپ جانتے ہیں؟

پیدائشی طور پر سب انسان برابر ہیں۔ انسان ہونے کے ناتے سب کا درجہ یکساں ہے۔ بھارت کے آئین کے مطابق قانون کی نظروں میں سب برابر ہیں۔ آئین نے ہمیں یکساں مواقع کی ضمانت دی ہے۔ تعلیم، صلاحیت اور ہنرمندی کا استعمال کر کے ہم اپنی ترقی کر سکتے ہیں۔

کے بغیر سماج کے روزمرہ کے معاملات انجام نہیں دیے جا سکتے۔ سماج کے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے ایک نظام کا ہونا ضروری ہے مثلاً غذا کی ضرورت پوری کرنے کے لیے زراعت ضروری ہے۔ زراعت سے متعلق تمام اُمور انجام دینے کے لیے مختلف ادارے قائم کرنا پڑتے ہیں۔ زراعت کے اوزار بنانے کے لیے کارخانے، کسانوں کو قرض دینے کے لیے بینک، پیدا شدہ مال کے لیے منڈی جیسے بڑے انتظامات کرنے پڑتے ہیں۔ ایسے کئی انتظامات کی تکمیل پر سماج مستحکم اور پائیدار بنتا ہے۔
اگلے سبق میں ہم بھارتی سماج کے تنوّع سے متعارف ہوں گے۔

مشق

(۱) خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے:

۱۔ سماج میں روزمرہ کے معاملات بہتر طریقے سے انجام پائیں اس لیے انسان کو............کی ضرورت محسوس ہوئی۔
۲۔ ہماری کچھ جذباتی اور.............ضرورتیں بھی ہوتی ہیں۔
۳۔ انسان میں فنون اور خوبیوں کا ارتقا بھی.............کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۲) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ ہماری بنیادی ضرورتیں کون سی ہیں؟
۲۔ ہمیں کن لوگوں کی صحبت اچھی لگتی ہے؟
۳۔ سماج کی وجہ سے ہمیں کون سے مواقع ملتے ہیں؟

(۳) آپ کو کیا محسوس ہوتا ہے؟ دو تین جملوں میں جواب لکھیے:

۱۔ سماج کس طرح وجود میں آتا ہے؟
۲۔ سماج میں مستقل نوعیت کا نظام کیوں قائم کرنا پڑتا ہے؟
۳۔ انسان کی سماجی زندگی کس طرح منظّم اور مستحکم ہوتی ہے؟
۴۔ سماجی نظام اگر موجود نہ ہوتا تو کون سی مشکلات پیش آتیں؟

(۴) ان موقعوں پر آپ کیا کریں گے؟

۱۔ آپ کا دوست/سہیلی اسکول کی چیزیں گھر پر بھول آیا ہے۔
۲۔ راستے میں کسی اندھے/اپاہج شخص سے ملاقات ہوگئی۔

سرگرمی:

۱۔ زراعت کے اوزار بنانے والے کسی کاریگر سے ملاقات کیجیے۔ اس کام میں اسے جن لوگوں کی مدد حاصل ہوتی ہے ان کی فہرست بنائیے۔
۲۔ قریبی بینک میں جائیے اور معلوم کیجیے کہ وہ بینک کن کاموں کے لیے قرض دیتی ہے۔
۳۔ انسان کی بنیادی ضرورتوں اور نئی ضرورتوں کی فہرست بنائیے۔

***

۲۔ سماج میں پایا جانے والا تنوّع

۲ء۱ تنوّع ہی ہماری طاقت ہے

۲ء۲ مذہبی غیر جانبداری کے اُصول

۲ء۳ ہماری تشکیل میں سماج کا حصہ

۲ء۴ سماج کا نظم و نسق

بھارتی سماج میں مختلف زبانیں، مذاہب، تہذیبیں، رسم و رواج اور روایات ہیں۔ یہ تنوّع ہماری تہذیبی شان ہے۔ مراٹھی، کنڑ، تیلگو، بنگالی، ہندی، گجراتی اور اُردو جیسی مختلف زبانیں بولنے والے افراد ہمارے آس پاس رہتے ہیں۔ وہ الگ الگ طریقے سے تہوار اور تقریبات مناتے ہیں۔ ان کی عبادت اور پوجا پاٹ کے طریقے مختلف ہیں۔ گونا گوں تاریخی ورثہ رکھنے والے علاقے ہمارے ملک میں ہیں۔ ان میں تنوّع کا لین دین ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں برسہا برس سے رہنے والے ان مختلف قوموں میں اتحاد کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ اسی میں ہمیں بھارتی سماج میں پائی جانے والی یکجہتی نظر آتی ہے۔

۲ء۱ تنوّع ہی ہماری طاقت ہے

مختلف گروہ کے ساتھ رہنے سے ہمیں اجتماعیت کا احساس ہوتا ہے۔ اسی اجتماعیت کی بنا پر اپنائیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے رسم و رواج اور طرزِ زندگی سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے طرزِ زندگی کا احترام کرنا سیکھ لیتے ہیں۔ دوسروں کے بعض طور طریقوں کو اپناتے ہیں جس کی وجہ سے سماج میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ سماجی ہم آہنگی پیدا ہونے سے ہم مختلف قدرتی اور سماجی آفات کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔

۲ء۲ مذہبی غیر جانبداری کے اُصول

بھارتی سماج میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ ان کے درمیان ہم آہنگی میں اضافہ ہو اور تمام لوگوں کو اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہو اس مقصد کے تحت ہمارے آئین میں اہم دفعات درج کی گئی ہیں۔

بھارت دنیا کا ایک اہم مذہبی غیر جانبدار (سیکولر) ملک ہے۔ ہمارے ملک میں زبان و مذہب کا تنوّع بڑے پیمانے پر ہے۔ اس تنوّع کو پوری صحت کے ساتھ برقرار رکھنے کے لیے ہم نے غیر مذہبی اور غیر جانبداری کے اُصول کو اپنایا ہے۔ اس کے مطابق :

- ہمارے ملک میں حکومت نے کسی ایک مذہب کو بڑھاوا نہیں دیا ہے۔
- ہر شخص کو اپنے یا اپنی پسند کے مذہب کی پیروی کرنے کی آزادی ہے۔
- مذہب کی بنیاد پر افراد میں تفریق نہیں کی جاتی ہے۔ حکومت تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے۔
- تعلیم، پیشے اور سرکاری ملازمت کے مواقع تمام لوگوں کو دیے جاتے ہیں۔ مذہب کی بنیاد پر ان میں تفریق نہیں کی جاتی۔
- مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی حفاظت کے لیے آئین میں خصوصی دفعات پیش کی گئی ہیں۔ اقلیتوں کو اپنی لسانی اور تہذیبی شناخت کو برقرار رکھنے کی آزادی ہے۔ تعلیم کے توسط سے اپنے معاشرے کو ترقی دینے کی بھی انھیں آزادی ہے۔
- مذہبی غیر جانبداری کے اُصولوں کی وجہ سے بھارتی سماج میں مذہبی ہم آہنگی برقرار ہے۔

۲ء۳ ہماری تشکیل میں سماج کا حصہ

سماج میں رہتے ہوئے ہم کیا سیکھتے ہیں؟ اپنی ذات میں کن خوبیوں کو پیدا کرتے ہیں؟ ہماری تشکیل میں سماج کا کیا تعاون ہوتا ہے اس کے بارے میں ہم معلومات حاصل کریں گے۔

تعاون : ہر سماج فرد اور گروہ کے باہمی تعاون پر مبنی ہوتا ہے۔ سماج میں رہنے والے افراد میں باہمی تعاون کے بغیر سماج کا تصوّر نہیں کیا جاسکتا۔ ایک دوسرے کی مشکلات اور مسائل کو حل کرنے کے لیے باہمی مدد اور لین دین کو تعاون کہتے ہیں۔ اگر ہمارے خاندان کے افراد میں یہ رجحان نہ ہو تو خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ ٹھیک یہی بات سماج پر بھی صادق آتی ہے۔ تعاون کے فقدان کے سبب ہماری ترقی رک جاتی ہے اور روزمرہ زندگی بھی روانی کے ساتھ چل نہیں پاتی ہے۔ تعاون کی وجہ سے سماج میں باہمی انحصار مزید مستحکم ہوتا ہے۔ سماج کے تمام افراد کو اس میں شریک کیا جاسکتا ہے۔ یہ سماج کے تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کا عمل ہے۔

آیئے، بحث کریں۔

ہمارے سماج کے کمزور اور محروم طبقات اور لڑکیوں کی تعلیم و ترقی کے لیے ہمیں تعاون کرنا چاہیے۔ اب تک حکومت نے اس ضمن میں جن منصوبوں کو روبہ عمل لایا ہے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ ان طبقات کی ترقی کے لیے آپ کیا کریں گے اس سے متعلق جماعت میں بحث کیجیے۔ بحث کے اہم نکات سے دیگر جماعت کے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

رواداری اور ہم آہنگی : جس طرح سماج میں تعاون کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے اسی طرح کبھی کبھی اختلافِ رائے، تنازعے اور تصادم بھی ہوتے ہیں۔ لوگوں کی آرا، خیالات اور نظریات مربوط اور ہم آہنگ نہ ہوسکے تو تنازعے اور تصادم ہوسکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بارے میں تعصب اور غلط فہمی بھی تصادم کا سبب ہوسکتی ہے۔ طویل عرصے تک ان تصادم کو جاری رکھنا کسی کے لیے بھی سودمند نہیں ہوسکتا۔ مفاہمت اور سمجھوتے کے ذریعے لوگ معاملات کو رفع دفع کرنا سیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے جذبات کو سمجھنے اور رواداری کا مظاہرہ کرنے سے ہی تصادم ختم ہوسکتے ہیں۔

ہم آہنگی سے ہم غیر محسوس طور پر بہت ساری نئی باتیں سیکھتے ہیں۔ نئے خیالات کو اپناتے ہیں۔ اس سے ہماری سماجی زندگی کو زیادہ سے زیادہ خوش حال بنانے میں مدد ملتی ہے۔ ہماری اپنی ذات میں رواداری بڑھتی ہے۔ سماج کے ذریعے سماجی صحت اور امن کی بقا کا ایک آسان طریقہ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

آپ بھی کئی سمجھوتے کرتے ہوں گے۔ ذیل میں آپ ہی کے کچھ تجربات بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں کچھ مزید تجربات کا اضافہ کیجیے۔

۱۔ جلسہ گاہ کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ جگہ تلاش کرنے والے شخص کو آپ اپنی بغل میں تھوڑی سی جگہ دے دیتے ہیں۔

۲۔ آپ گیئر والی سائیکل خریدنا چاہتے ہیں مگر آپ کی بڑی بہن کی فیس ادا کرنا ہے۔ آپ اپنی ضد اور خواہش کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔

۳۔ کھیت کی منڈیر کو لے کر آپ کے خاندان کا پڑوسی سے جو تنازعہ ہے اسے عدالت میں نہ لے جاتے ہوئے آپ نے اسے خوش اسلوبی سے نپٹا لیا۔ پڑوس کا موہن اب آپ کا اچھا دوست بن گیا۔

مختلف کردار نبھانے کے مواقع : سماج میں ہر شخص کو کئی طرح کے کردار نبھانے پڑتے ہیں۔ ہر کردار کی کچھ ذمہ داریاں اور فرائض طے ہوتے ہیں۔ خاندان میں اور بیرونِ خاندان ان کرداروں کی بنا پر ہم کئی لوگوں سے جڑتے چلے جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ہمارے کردار میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

مختلف کردار نبھانے کے مواقع : اگلے صفحے پر دی ہوئی آپ کے موجودہ کردار کو واضح کرنے والی تصویر دیکھیے۔ بیس برسوں بعد آپ کو کن نئے کرداروں کو نبھانا ہوگا اس کے بارے میں بات چیت کیجیے۔

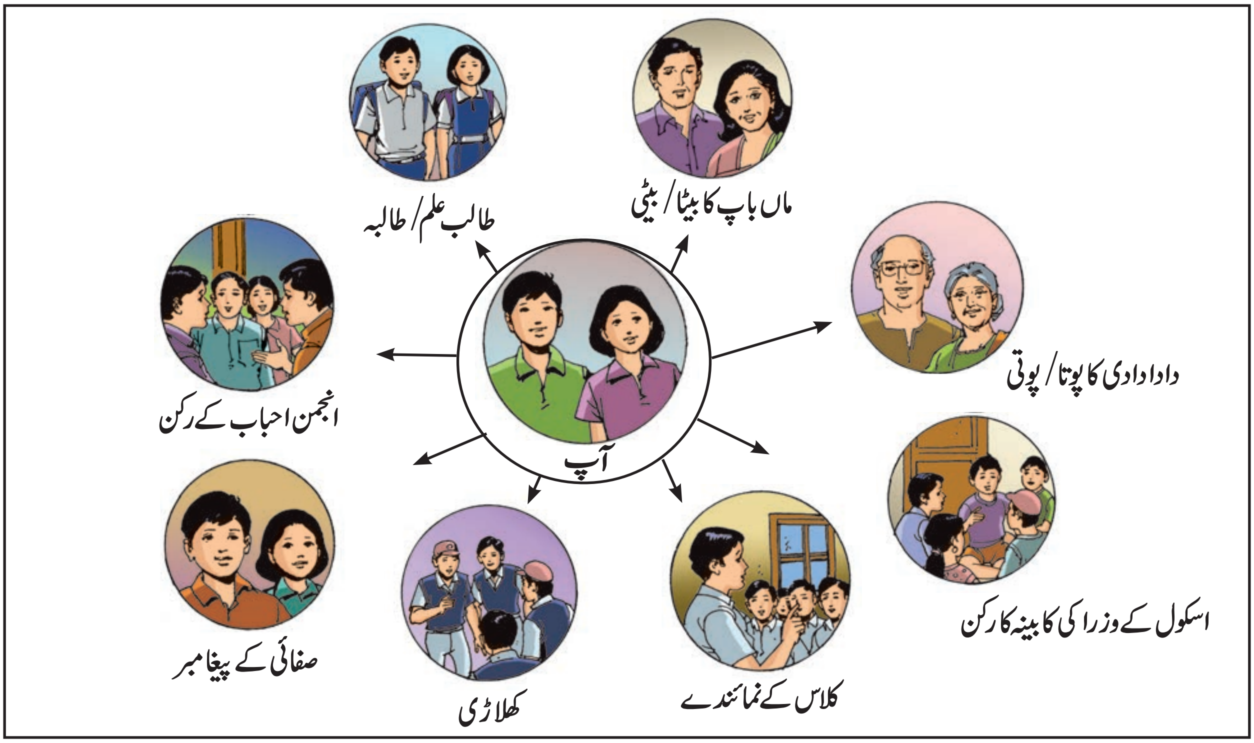

۴.۲ سماج کا نظم ونسق

سماج کا نظام بہتر طریقے سے انجام پائے اس کے لیے کچھ اُصولوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے زیادہ تر رسم و رواج اور روایت کے ذریعے سماج پر قابو رکھا جاتا تھا لیکن جدید سماج پر رسم و رواج اور روایت کے ساتھ ساتھ قانون کے ذریعے قابو رکھا جاتا ہے۔ رسم ورواج، روایت، طور طریقے وغیرہ کی بہ نسبت قانون کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ ان تمام نکات کی مدد سے ہمارے سماج پر قابو رکھنے کا کام مختلف ادارے اور انجمنیں کرتی ہیں۔ مقامی سطح پر جو انتظامی ادارے ہوتے ہیں وہ بھی سماج پر قابو رکھنے میں اہم کردار نبھاتے ہیں۔

مشق

(۱) خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے :

۱۔ مختلف گروہ کے ساتھ رہنے سے ہمیں .... کا احساس ہوتا ہے۔

۲۔ بھارت دنیا کا ایک اہم .... ملک ہے۔

۳۔ تعاون کی وجہ سے سماج میں ....مزید مستحکم ہوتا ہے۔

(۲) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ تعاون کسے کہتے ہیں؟

۲۔ ہم نے مذہبی غیر جانبداری کے اُصولوں کو کیوں اپنایا ہے؟

(۳) درج ذیل سوالوں کے جواب دو تین جملوں میں لکھیے :

۱۔ کس بات سے بھارتی سماج میں اتحاد نظر آتا ہے؟

۲۔ سماج میں تصادم کب ہو سکتے ہیں؟

۳۔ تعاون سے کون سے فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

۴۔ آپ کے سامنے دو لڑکے لڑ رہے ہوں تو آپ کیا کریں گے؟

۵۔ آپ اسکول کے وزرا کی کابینہ کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ آپ کون کون سے کام کریں گے؟

سرگرمی :

۱۔ استاد کی مدد سے اسکول میں باہمی امداد کے اُصول پر 'وستو بھنڈار' قائم کیجیے۔ اس سے متعلق اپنے تجربات لکھیے۔

۲۔ اسکول اور جماعت میں آپ جن اُصولوں پر عمل کرتے ہیں ان کا ایک چارٹ بنائیے اور اسے اپنی جماعت میں آویزاں کیجیے۔

***

۳۔ دیہی مقامی انتظامی ادارے

۳ء۱ گرام پنچایت
۳ء۲ پنچایت سمیتی
۳ء۳ ضلع پریشد

سماج پر قابو رکھنے میں مقامی انتظامی ادارے اہم کردار نبھاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ان اداروں کے ساتھ وفاقی حکومت اور ریاستی حکومت بھی سماج پر قابو رکھنے کے کام میں شریک ہوتی ہیں۔ عمومی طور پر مقامی انتظامی اداروں کی تقسیم دیہی اور شہری مقامی انتظامی اداروں میں کی جاتی ہے۔ اس سبق میں ہم دیہی علاقے کے مقامی انتظامی اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ گرام پنچایت، پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد ان دیہی مقامی انتظامی اداروں کو مجموعی طور پر 'پنچایتی راج ادارے' کہا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

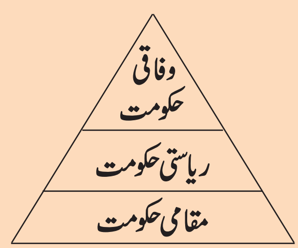

ہمارے ملک میں حکومتی کام کاج تین سطحوں پر انجام پاتا ہے۔ پورے ملک کا انتظام وفاقی حکومت چلاتی ہے۔ دفاع، اُمورِ خارجہ اور کرنسی وغیرہ وفاقی حکومت کے ماتحت ہیں۔ دوسری سطح پر ریاستی حکومت ہوتی ہے۔ مہاراشٹر کی ریاستی حکومت قانون، حسنِ انتظام، صحتِ عامہ اور تعلیم سے متعلق قوانین بناتی ہے۔ تیسری سطح پر مقامی انتظامی ادارے ہوتے ہیں۔ دیہی علاقوں کے مقامی انتظامی اداروں کو 'پنچایتی راج ادارے' کہتے ہیں۔

مقامی انتظامی ادارے

دیہی	شہری
گرام پنچایت	نگر پنچایت
پنچایت سمیتی	نگر پریشد
ضلع پریشد	مہانگر پالیکا

۳ء۱ گرام پنچایت

ہر گاؤں کا انتظام گرام پنچایت کرتی ہے۔ ۵۰۰ نفوس سے کم آبادی والے دو یا زیادہ گاؤں کے لیے ایک ہی گرام پنچایت ہوتی ہے۔ اسے 'گٹ گرام پنچایت' (حلقہ جاتی) کہتے ہیں۔ پانی اور روشنی کا انتظام، پیدائش، موت اور شادی بیاہ کا اندراج وغیرہ جیسے کام گرام پنچایت انجام دیتی ہے۔

گرام پنچایت کے عہدیداران اور افسران :

سرپنچ : گرام پنچایت کے انتخابات ہر پانچ سال کے وقفے سے ہوتے ہیں۔ منتخب اراکین اپنے میں سے ایک کو سرپنچ اور ایک کو نائب سرپنچ کے طور پر چنتے ہیں۔ گرام پنچایت کے اجلاس سرپنچ کی صدارت میں ہوتے ہیں۔ گاؤں کی ترقی کے منصوبوں کو پورا کرنا سرپنچ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگر سرپنچ کا کام اطمینان بخش نہ ہو تو اراکین اس کے خلاف عدمِ اعتماد کی تجویز پیش کر سکتے ہیں۔ سرپنچ کی عدم موجودگی میں گرام پنچایت کے کام کاج نائب سرپنچ انجام دیتا ہے۔

گرام سیوک : گرام سیوک گرام پنچایت کا معتمد (سکریٹری) ہوتا ہے۔ اس کی تقرری ضلع پریشد کا افسرِ اعلیٰ کرتا ہے۔ گرام پنچایت کے روزمرہ کے کام کاج کی نگرانی کرنا اور گاؤں کے لوگوں کو ترقیاتی منصوبوں وغیرہ کی معلومات فراہم کرنا گرام سیوک کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

گرام سبھا : دیہی علاقے یا گاؤں میں رہنے والے رائے دہندگان کی مجلس کو 'گرام سبھا' کہتے ہیں۔ گرام سبھا مقامی سطح پر لوگوں کی سب سے اہم تنظیم ہوتی ہے۔

ہر مالی سال میں گرام سبھا کے کم از کم چھے اجلاس ہونا ضروری ہیں۔ ان اجلاس کو طلب کرنے کی ذمہ داری سرپنچ کی ہوتی ہے۔ ہر مالی سال کے پہلے اجلاس میں گرام پنچایت کے پیش کردہ سالانہ رپورٹ اور بجٹ پر گرام سبھا بحث و مباحثہ کرتی

ہے۔گرام سبھا کی تجاویز سے گرام پنچایت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ گرام پنچایت کے ترقیاتی منصوبوں کو گرام سبھا منظوری دیتی ہے۔اس بات کو طے کرنے کا اختیار گرام سبھا کو ہوتا ہے کہ کون شخص حکومت کے منصوبوں سے فائدہ اٹھانے کا اہل ہے۔

گرام سبھا میں خواتین کی شرکت : گرام سبھا کے اجلاس سے پہلے گاؤں کی خواتین کے اجلاس ہوتے ہیں۔ان اجلاس میں خواتین مختلف مسائل پر آزادی کے ساتھ بحث و مباحثہ کرتی ہیں۔ پینے کا پانی، نشہ بندی، معاش، ایندھن اور صحت سے متعلق گرام سبھا میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔ضروری تبدیلیاں لانے کے طریقے بھی سُجھاتی ہیں۔

گرام پنچایت کی آمدنی کے ذرائع : گاؤں کی ترقی کے لیے گرام پنچایت کئی منصوبے اور سرگرمیاں رو بہ عمل لاتی ہے۔ اس کے لیے گرام پنچایت کے پاس مالیہ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ طرح طرح کے ٹیکس عائد کرکے گرام پنچایت مالیہ جمع کرتی ہے۔

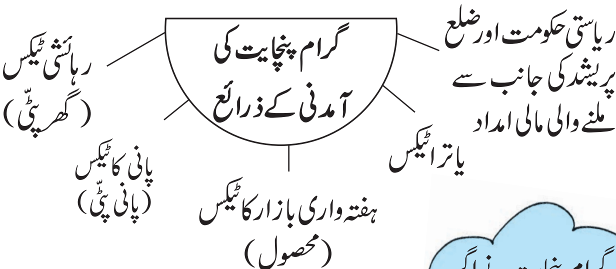

۳ء۲ پنچایت سمیتی

ایک تعلقے کے تمام گاؤں کی ایک مجموعی ترقیاتی مجلس (وِکاس گٹ) ہوتی ہے۔ وکاس گٹ کے کام کاج کی نگرانی کرنے والے ادارے کو پنچایت سمیتی کہتے ہیں۔ پنچایت سمیتی گرام پنچایت اور ضلع پریشد کو جوڑنے والی کڑی ہوتی ہے۔

پنچایت سمیتی کے عہدیداران : پنچایت سمیتی کے انتخابات ہر پانچ سال بعد ہوتے ہیں۔منتخب نمائندے اپنے میں سے کسی ایک کو سبھاپتی اور ایک کو نائب سبھاپتی چنتے ہیں۔ پنچایت سمیتی کے اجلاس کو طلب کرنے اور اجلاس کی کارروائی کو انجام دینے کی ذمہ داری سبھاپتی کی ہوتی ہے۔ سبھاپتی کی عدم موجودگی میں نائب سبھاپتی کام کاج کی نگرانی کرتا ہے۔

پنچایت سمیتی کے کام

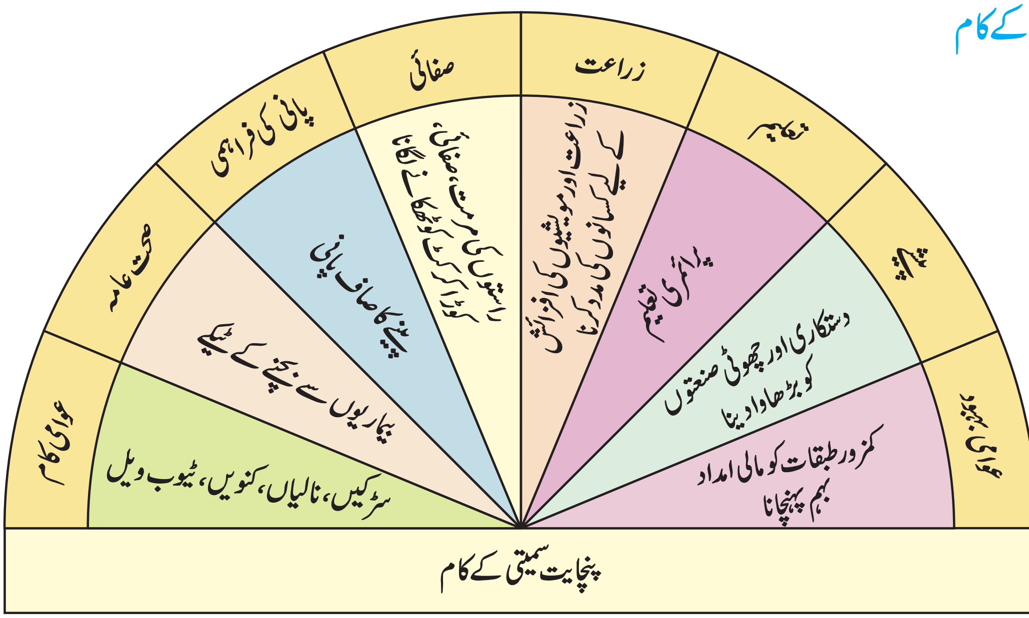

وکاس گٹ میں جو کام انجام دیے جانے چاہئیں ان منصوبوں کا خاکہ پنچایت سمیتی بناتی ہے۔ ہر مہینے پنچایت سمیتی کا کم از کم ایک اجلاس ہونا ضروری ہوتا ہے۔

پنچایت سمیتی کو ضلع پریشد کے خزانے سے کچھ رقم ملتی ہے۔ وکاس گٹ میں ترقیاتی منصوبوں کو رو بہ عمل لانے کے لیے پنچایت سمیتی کو ریاستی حکومت سے بھی امداد ملتی ہے۔

۳ء۳ ضلع پریشد

ہر ضلع میں ایک ضلع پریشد ہوتی ہے۔ فی الحال مہاراشٹر میں ۳۶ اضلاع ہیں لیکن ضلع پریشدیں صرف ۳۴ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ضلع ممبئی شہر اور ضلع ممبئی مضافات دیہی آبادی کے علاقے نہیں ہیں اس لیے وہاں ضلع پریشد نہیں ہے۔

ضلع پریشد کے عہدیداران : ضلع پریشد کے انتخابات ہر پانچ سال کے وقفے سے ہوتے ہیں۔ منتخب نمائندے اپنے میں سے ایک کو صدر اور ایک کو نائب صدر کے طور پر منتخب کرتے ہیں۔

ضلع پریشد کے اجلاس کی صدارت ضلع پریشد کا صدر کرتا ہے۔ اجلاس کے کام کاج اس کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔ ضلع پریشد کے مالی معاملات، لین دین وغیرہ پر قابو رکھنے کی ذمہ داری صدر کی ہوتی ہے۔

ضلع پریشد کے خزانے سے مناسب اخراجات کا حق ضلع پریشد کے صدر کو ہوتا ہے۔ صدر کی عدم موجودگی میں یہ سارے کام نائب صدر انجام دیتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ضلع پریشد کا کام کاج کیسے چلتا ہے؟

ضلع پریشد کا کام کاج مختلف کمیٹیوں کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ مالیاتی کمیٹی، زراعتی (زرعی) کمیٹی، تعلیمی کمیٹی، صحت عامہ کمیٹی، انتظامِ آب رسانی، صفائی ستھرائی کمیٹی وغیرہ، خواتین و اطفال بہبودی کمیٹی خواتین اور بچوں کے مسائل پر غور و خوض کرتی ہے۔

ضلع پریشد کے انتظامیہ کا سربراہ (چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر)

ضلع پریشد کے فیصلوں کو چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر عملی جامہ پہناتا ہے۔ ریاستی حکومت اس کا تقرر کرتی ہے۔

آپ کیا کریں گے؟

فرض کیجیے کہ آپ ضلع پریشد کے چیف ایگزیکیوٹو آفیسر ہیں۔ آپ اپنے ضلع میں کون سے ترقیاتی کاموں کو ترجیح دیں گے؟

ضلع پریشد کے کام

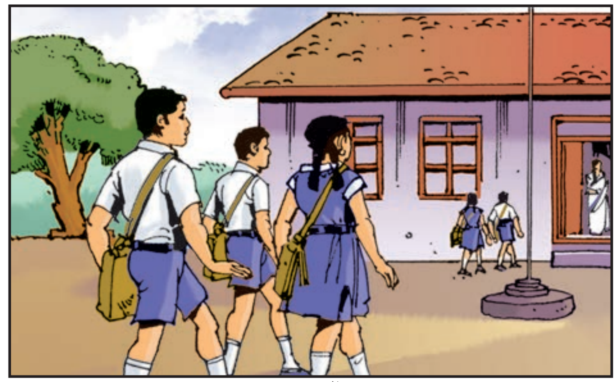

تعلیمی سہولت

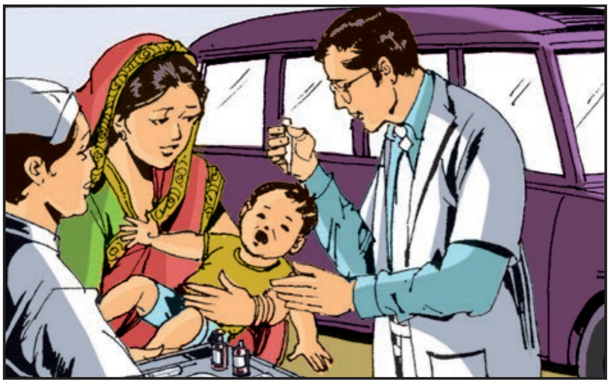

صحت عامہ کی سہولت

پانی کی فراہمی

کسانوں کو زراعت کے لیے بیج کی فراہمی

روشنی کا انتظام

گاؤں کے ماحول میں شجرکاری

کیا آپ جانتے ہیں؟

آپ اسلم اور سعیدہ کو درج ذیل سہولتیں حاصل کرنے کے لیے کہاں بھیجیں گے؟

- چھوٹے بھائی بہنوں کو ٹیکہ لگوانے کے لیے ....
- والد کے ساتھ ۱۲/۷ (سات بارہ) کی نقل لانے کے لیے ....
- نئی کھاد کے استعمال کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ....
- گندے پانی کی فراہمی کے خلاف شکایت درج کرانے کے لیے ....
- ولادت کا صداقت نامہ (جنم داخلہ) حاصل کرنے کے لیے ....
- آمدنی / ذات کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے ....

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۹۹۲ء میں آئین میں ۷۳ ویں اور ۷۴ ویں ترمیم کی گئی۔ اس ترمیم کی بنا پر دیہی وشہری مقامی انتظامی اداروں کو آئین میں شامل کیا گیا۔ اطراف کے ترقیاتی کاموں میں بہتری لانے کے لیے ان کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ ان کے اختیار کے موضوعات میں بھی اضافہ کیا گیا۔ وہ مؤثر طور پر کام کرسکیں اس لیے ان کی مالی آمدنی کے ذرائع بڑھائے گئے۔

پنچایت راج ادارے - ایک نظر میں

صدر	← ضلع پریشد →	چیف ایگزیکیوٹو آفیسر
سبھاپتی	← پنچایت سمیتی →	گٹ وکاس ادھیکاری (ترقیاتی مجلس کا افسر)
سرپنچ	← گرام پنچایت →	گرام سیوک
↓		↓
رائے دہی کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں۔		ریاستی حکومت تقرر کرتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

انتخاب میں کون حصہ لے سکتا ہے؟

گرام پنچایت، پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد ان تینوں حکومتی اداروں میں منتخب ہونے کے لیے بعض شرائط پوری کرنا ہوتی ہیں مثلاً انتخاب میں حصہ لینے والے اُمیدوار کو بھارت کا شہری ہونا ضروری ہے۔ اس کی عمر کے اکیس سال پورے ہوں۔ مقامی رائے دہندوں کی فہرست میں اس کے نام کا اندراج ہو۔ شہری مقامی حکومت کے لیے بھی ان شرائط کا اطلاق ہوتا ہے۔

مقامی حکومتی ادارہ - دیہی

گرام پنچایت	پنچایت سمیتی	ضلع پریشد

ارکان کی تعداد

کم از کم ۷ زیادہ سے زیادہ ۱۷	کم از کم ۱۵ زیادہ سے زیادہ ۴۵	کم از کم ۵۰ زیادہ سے زیادہ ۷۵

عہدیداران

سرپنچ نائب سرپنچ	سبھاپتی نائب سبھاپتی	صدر نائب صدر

افسران

گرام سیوک	گٹ وکاس ادھیکاری	چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر

مشق

(۱) صحیح متبادل کے سامنے ✓ نشان لگائیے :

۱۔ ہر گاؤں کا انتظام..................کرتی ہے۔
گرام پنچایت ☐ پنچایت سمیتی ☐ ضلع پریشد ☐

۲۔ ہر مالی سال میں گرام سبھا کے کم از کم .... اجلاس ہونے ضروری ہیں۔
چار ☐ پانچ ☐ چھے ☐

۳۔ فی الحال مہاراشٹر میں ....اضلاع ہیں۔
۳۴ ☐ ۳۵ ☐ ۳۶ ☐

(۲) فہرست بنائیے :

پنچایت سمیتی کے کام

(۳) بتائیے، آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

۱۔ گرام پنچایت مختلف طرح کے ٹیکس عائد کرتی ہے۔
۲۔ مہاراشٹر کے تمام اضلاع کی تعداد سے ضلع پریشد کی تعداد کم ہے۔

(۴) جدول بنا کر بیانات مکمل کیجیے:

میرا تعلقہ، میری پنچایت سمیتی

۱۔ تعلقے کا نام ....
۲۔ پنچایت سمیتی کے سبھاپتی کا نام ....
۳۔ پنچایت سمیتی کے نائب سبھاپتی کا نام ....
۴۔ گٹ وکاس ادھیکاری کا نام ....
۵۔ گٹ شکشن ادھیکاری کا نام ....

(۵) مختصر معلومات لکھیے :

۱۔ سرپنچ ۲۔ چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر

سرگرمی :

۱۔ گرام سبھا پر ڈراما بنا کر سرپنچ، رکن، شہری اور گرام سیوک کے کردار پیش کیجیے۔
۲۔ بچوں کی پارلیمنٹ کی ترتیب کو واضح کرنے والی جدول بنائیے اور جماعت میں ایسی جگہ آویزاں کیجیے جہاں ہر کسی کی نظر پڑتی ہو۔
۳۔ آپ اپنے اطراف یا شہر سے قریب کی ضلع پریشد کے منصوبوں کی معلومات حاصل کیجیے۔

***

۴۔ شہری مقامی انتظامی ادارے

۴ء۱ نگر پنچایت

۴ء۲ نگر پریشد (میونسپلٹی)

۴ء۳ مہانگر پالیکا (میونسپل کارپوریشن)

پچھلے سبق میں ہم نے دیہی علاقوں کے مقامی انتظامی اداروں کی نوعیت کے بارے میں پڑھا۔ اس سبق میں ہم شہری علاقوں کے مقامی انتظامی اداروں کی نوعیت کو سمجھیں گے۔ شہری مقامی انتظامی اداروں میں نگر پنچایت، نگر پریشد اور مہانگر پالیکا کا شمار ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں شہروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ شہر تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ گاؤں کے نیم شہر، نیم شہروں کے شہر اور شہر کے میٹرو شہر (شہرِ عظمیٰ) بنتے جا رہے ہیں۔ شہر کے اردگرد جو دیہی علاقے ہیں ان کی بھی ہیئت بدلتی جا رہی ہے۔

آئیے، بحث کریں۔

شہروں کو درپیش اہم مسائل کون سے ہیں؟

نجمہ نے دیوالی کی تعطیلات شہر میں رہنے والے اپنے کسی رشتے دار کے یہاں مزے میں گزاریں۔ وہاں اس کے ساتھ جو واقعات پیش آئے اُن پر وہ غور کرنے لگی۔ نجمہ کی طرح آپ بھی ان واقعات پر غور کیجیے اور دو پیراگراف میں اپنے خیالات لکھیے۔

- ایمبولنس کا سائرن بج رہا تھا لیکن اسے گزرنے کے لیے کھلا راستہ نہیں مل رہا تھا۔
- پانی کی کٹوتی کے فیصلے کی وجہ سے پانی کے ٹینکر کے گرد لوگوں کی بھیڑ تھی۔
- باغوں میں چھوٹے بچوں اور معمر شہریوں کے لیے سہولتیں مہیا تھیں۔

شہروں کی سہولتیں اور مسائل

سہولتیں	مسائل
۱۔ صنعتوں اور پیشوں کے مواقع	۱۔ رہائش کا ناکافی انتظام
۲۔ ملازمت کے بڑھتے ہوئے شعبے	۲۔ جگہ کی قلّت
۳۔ بڑے پیمانے پر روزگار	۳۔ ٹریفک کی دشواریاں
۴۔ تفریح، فنونِ لطیفہ، ادب وغیرہ کی دستیاب سہولتیں	۴۔ کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ
	۵۔ بڑھتے ہوئے جرائم
	۶۔ کچّی بستیوں میں گنجان آبادی

۴ء۱ نگر پنچایت

جو دیہات شہر میں تبدیل ہو رہے ہوتے ہیں یعنی کلی طور پر نہ دیہات ہوتے ہیں اور نہ شہر ایسے علاقوں کے مقامی انتظامی اداروں کو نگر پنچایت کہتے ہیں۔ دیگر مقامی اداروں کی طرح نگر پنچایت کے انتخاب بھی ہر پانچ سال میں ہوتے ہیں۔ انتخابات میں منتخب ہونے والے نمائندے اپنے میں سے ایک کو صدر اور ایک کو نائب صدر کے طور پر چنتے ہیں۔

* تمام مقامی انتظامی اداروں کو کچھ ضروری کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کے خیال میں نگر پنچایت کے ضروری کام کون سے ہو سکتے ہیں؟

۲ء۴ نگر پریشد (میونسپلٹی)

مقامی انتظامیہ کے طور پر چھوٹے شہروں میں نگر پریشد قائم کی جاتی ہے۔ نگر پریشد کے انتخابات ہر پانچ سال میں ہوتے ہیں۔ منتخب شدہ نمائندے نگر سیوک (میونسپل کاؤنسلر) کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ اپنے میں سے ایک کو صدر کے طور پر منتخب کرتے ہیں۔

نگر پریشد کے تمام اجلاس اسی صدر کی صدارت میں ہوتے ہیں۔ وہ وہاں کے کام کاج کی نگرانی کرتا ہے۔ نگر پریشد کے مالی معاملات اور مسائل کا ذمہ دار صدر ہوتا ہے۔ صدر کی غیر حاضری میں نائب صدر نگر پریشد کے کاموں کو انجام دیتا ہے۔

کچھ کاموں کو انجام دینا نگر پریشد کے لیے لازمی ہوتا ہے۔ وہ کام ضروری کاموں کی ذیل میں آتے ہیں مثلاً عام راستوں پر روشنی کا انتظام، پانی کی فراہمی، عام صفائی، گندے پانی کی نکاسی، پیدائش، موت اور شادی بیاہ کا اندراج وغیرہ۔

اس کے علاوہ عوام کو مزید سہولتیں فراہم کرنے کے لیے نگر پریشد کچھ دیگر کام بھی انجام دیتی ہے۔ ان کاموں کو نگر پریشد کے 'اختیاری اُمور' کہتے ہیں۔ عام راستوں کی پیمائش اور ان کے لیے جگہ حاصل کرنا، کچی بستیوں کو ترقی دینا، عوامی باغات اور پارک تعمیر کرنا، جانوروں کے لیے مامن مہیا کرنا وغیرہ اختیاری اُمور کے ذیل میں آتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہر نگر پریشد کے لیے ایک اعلیٰ افسر ہوتا ہے۔ نگر پریشد کے فیصلوں پر وہ عمل درآمد کرتا ہے۔ اسے کئی افسران کا تعاون حاصل ہوتا ہے۔

* کیا آپ ایسا افسر بننا پسند کریں گے؟ آپ صحتِ عامہ افسر بن جائیں گے تو کون سے کام انجام دیں گے؟

نگر پریشد کی آمدنی کے ذرائع

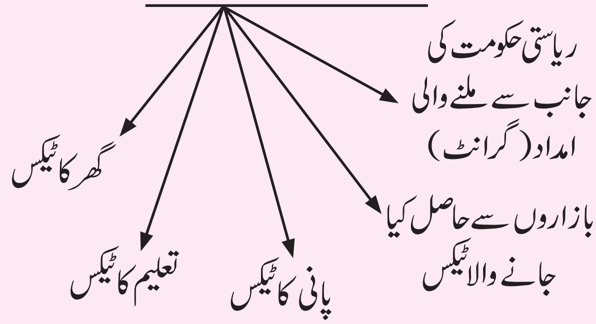

آپ کیا کریں گے؟

۱۔ کوڑا کرکٹ جمع کرنے والے ملازم کو اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ دیتے وقت ......

۲۔ پانی کا پائپ پھٹ جانے کی وجہ سے راستے پر پانی جمع ہوا ہے.....

۳۔ آپ نے دیکھا کہ پانی پوری (گول گپے) کے لیے استعمال کیا جانے والا پانی آلودہ ہے .....

۴۔ پل پر سے کئی لوگ سوکھے ہوئے باسی پھول پتیوں اور چڑھاوے کی اشیا سے بھری پلاسٹک کی تھیلیاں ندی میں پھینکتے ہیں .....

۵۔ کچّی بستیوں کو ترقی دینے کا نگر پریشد کا پروگرام اخبار میں شائع ہوا ہے لیکن ان میں کوئی ایک کام آپ کی نظر میں غیر ضروری ہے ......

نگر پریشد کی جانب سے اپیل

ڈینگو کو پھیلنے سے روکنے کے لیے مچھروں کی افزائش پر قابو پائیے۔ اس کے لیے آپ یہ کریں۔

۱۔ پرانے ٹائر، ناریل کے خول، پرانے خالی ڈبے اپنے اطراف میں جمع نہ ہونے دیں۔

۲۔ اگر بخار کم نہ ہو رہا ہو تو فوراً ڈاکٹر کے پاس جائیں۔

۳۔ اپنے گردو پیش کو صاف ستھرا رکھیں۔

اس اپیل کی بنیاد پر آپ اپنے گھر اور گردو پیش میں کیا کریں گے؟

۴ء۳ مہانگر پالیکا (میونسپل کارپوریشن)

بڑے شہروں میں شہریوں کو مختلف خدمات بہم پہنچانے والے مقامی انتظامی ادارے کو 'مہانگر پالیکا' کہتے ہیں۔ بھارت میں سب سے پہلے ممبئی شہر میں مہانگر پالیکا قائم کی گئی۔

تلاش کریں گے تو مزید معلوم ہوگا...

اپنے مہاراشٹر میں کتنے شہروں کا کام کاج مہانگر پالیکا کی زیرِ نگرانی ہوتا ہے؟

آپ کے شہر کی مہانگر پالیکا کب وجود میں آئی؟

شہروں کی آبادی کے لحاظ سے مہانگر پالیکا کے کل ارکان کی تعداد متعین کی جاتی ہے۔ ہر پانچ سال میں مہانگر پالیکا کے انتخابات ہوتے ہیں۔منتخب شدہ نمائندے نگر سیوک (کارپوریٹر) کہلاتے ہیں۔کارپوریٹر اپنے میں سے ایک کو میئر (صدر بلدیہ) اور ایک کو نائب میئر کے طور پر منتخب کرتے ہیں۔ میئر کو شہر کا پہلا شہری تسلیم کیا جاتا ہے۔ وہ مہانگر پالیکا کے اجلاس کا صدر ہوتا ہے۔مہانگر پالیکا کے عام اجلاس (جنرل باڈی میٹنگ) میں شہر کے مختلف مسائل پر بحث ہوتی ہے۔شہر کی ترقی کے تعلق سے اس میٹنگ میں اہم فیصلے کیے جاتے ہیں۔

مہانگر پالیکا کی کمیٹیاں :

مہانگر پالیکا کے کام کاج مختلف کمیٹیوں کے توسط سے انجام پاتے ہیں۔تعلیم کمیٹی،صحتِ عامہ کمیٹی، آمدورفت کمیٹی ان کمیٹیوں میں اہم کمیٹیاں ہیں۔

مہانگر پالیکا کا انتظام :

میونسپل کمشنر، مہانگر پالیکا کے انتظام کا سربراہ ہوتا ہے۔ مہانگر پالیکا کے تمام فیصلوں کو کمشنر عملی جامہ پہناتا ہے مثلاً کسی مہانگر پالیکا نے پلاسٹک کی تھیلیوں کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کرلیا تو اس مہانگر پالیکا کا کمشنر اس فیصلے پر عمل درآمد کراتا ہے۔ وہ مہانگر پالیکا کا سالانہ تخمینہ تیار کرتا ہے۔ مہانگر پالیکا کی عام نشستوں (جنرل میٹنگوں) میں وہ حاضر رہتا ہے۔

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

اپنی جماعت کی ایک تعلیم کمیٹی تشکیل دیجیے۔ اس کمیٹی میں طلبہ و طالبات کی یکساں نمائندگی ہو۔ یہ کمیٹی درج ذیل نکات پر بحث کرے اور اس کی روداد تیار کرے۔

(۱) جماعت کے کمرے کی سہولتیں

(۲) جماعت کے چھوٹے سے کتب خانے کی تشکیل کی تجویز

(۳) کھیلوں کے مقابلوں کا اہتمام

کیا آپ جانتے ہیں؟

کل آبادی میں خواتین کی تعداد کا تناسب تقریباً نصف ہے۔ پھر بھی حکومتی اُمور میں خواتین کی شرکت کم دِکھائی دیتی ہے۔ اپنے گھریلو کاموں میں خواتین اناج، ایندھن، پانی جیسی اہم اشیا روزانہ استعمال کرتی ہیں مگر ان سے متعلق فیصلہ کرنے میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ گھر میں پانی کی فکر عورتیں کرتی ہیں لیکن پانی کے مسئلے میں ان کی شرکت نہیں ہوتی۔ مقامی انتظامی اداروں میں پچاس فیصد محفوظ نشستوں کی وجہ سے ایسے اہم مسائل کو حل کرنے کا موقع خواتین کو حاصل ہے۔

درج ذیل سے مہانگر پالیکا کے کاموں کو تلاش کیجیے اور ان کی ایک فہرست بنائیے۔

- پانی کی فراہمی
- پولس
- ریلوے کا ٹائم ٹیبل طے کرنا
- ماحولیات کا تحفظ
- ملک کی سرحد کی حفاظت
- اندرون شہر عوامی آمد ورفت
- راستوں پر روشنی کا انتظام
- پرائمری تعلیم
- پیدائش، موت اور شادی بیاہ کا اندراج
- غیر قانونی تعمیرات کا انہدام
- تعمیراتی کاموں کی اجازت
- آگ بجھانے والا عملہ
- مخدوش عمارتوں کے بارے میں نوٹس

مہانگر پالیکا کی آمدنی کے ذرائع

- گھر کا ٹیکس
- جائیداد کا ٹیکس
- پانی کا ٹیکس
- کاروبار کا ٹیکس
- تفریحی ٹیکس
- قرض حاصل کرنا
- ریاستی حکومت کی امداد (گرانٹ)

اسے پڑھنے کے بعد آپ نے کیا محسوس کیا؟

- آپ کے شہر میں میٹرو شروع ہونے والی ہے۔
- چوبیس منزلہ عمارتوں کی تعمیر کی اجازت دی گئی ہے۔
- ہر وارڈ (پربھاگ) میں باغات اور تفریح کے مراکز بنائے جائیں گے۔
- باغوں میں اور گاڑیاں دھونے کے لیے صاف پانی استعمال کرنے والوں پر کارروائی کی جائے گی۔
- گیلا کوڑا کرکٹ گردوپیش میں جذب کرانے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔
- معمر شہریوں کے لیے بوڑھوں کے آشرم قائم کیے جائیں گے۔

مہانگر پالیکا نے ایسا کیوں کیا؟

- مہانگر پالیکا نے ٹیکریوں پر درختوں کو توڑ کر تعمیری کام کرنے کی اجازت نہیں دی۔
- ڈینگو، سوائن فلو جیسے امراض پر قابو پانے کے لیے کئی منصوبے بنائے۔
- آگ بجھانے والی مشینوں کی جدید کاری کی۔
- سبزی منڈی کے ترازوؤں کی جانچ کی۔

آپ کیا کریں گے؟

تلاش کیجیے کہ آپ کے گرد و پیش میں نگر پریشد یا مہانگر پالیکا کے دواخانے کہاں ہیں۔ اس دواخانے میں کون کون سی سہولتیں موجود ہیں؟ دواخانے میں علاج کروانے کے لیے کیا اقدامات کرنا پڑتے ہیں؟

مقامی انتظامی ادارے - شہری

- نگر پنچایت
- نگر پریشد
- مہانگر پالیکا

ارکان کی تعداد

- نگر پنچایت: کم از کم ۹، زیادہ سے زیادہ ۱۵
- نگر پریشد: کم از کم ۱۷، زیادہ سے زیادہ ۳۸
- مہانگر پالیکا: آبادی کے تناسب سے کل ارکان کی تعداد طے پاتی ہے۔

عہدیداران

- نگر پنچایت: صدر، نائب صدر
- نگر پریشد: صدر، نائب صدر
- مہانگر پالیکا: میئر، نائب (ڈپٹی) میئر

افسران

- نگر پنچایت: ایگزیکیوٹیو آفیسر
- نگر پریشد: افسرِ اعلیٰ
- مہانگر پالیکا: کمشنر

کیا آپ جانتے ہیں؟

ریزرویشن یعنی کیا؟ وہ کیوں ضروری ہے؟

گرام پنچایت، پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد، نگر پنچایت، نگر پریشد اور مہانگر پالیکا کی جن سیٹوں کا انتخاب عوام کو کرنا ہوتا ہے ان میں کچھ سیٹیں شیڈول کاسٹ (درج فہرست ذاتوں) اور شیڈول ٹرائب (درج فہرست قبائل) اور شہریوں کے پسماندہ طبقے کے لوگوں کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔ ان سیٹوں پر متعلقہ طبقے کے افراد ہی منتخب ہوکر آتے ہیں۔ اسی کو سیٹوں کا 'ریزرویشن' (تحفظات) کہتے ہیں۔ اسی طرح تمام سیٹوں میں سے نصف سیٹیں خواتین کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔

سماج کے محروم طبقات اور خواتین کو گاؤں یا شہر کے کام کاج میں حصہ لینے اور فیصلوں میں شریک ہونے کے مواقع ملیں اس لیے ریزرویشن ضروری ہے۔ جمہوریت میں تمام لوگوں کو شرکت کے مواقع میسر ہونا ضروری ہوتا ہے۔

مشق

(۱) صحیح متبادل پہچان کر لکھیے :

۱۔ بھارت میں سب سے پہلے .... شہر میں مہانگر پالیکا قائم کی گئی۔
(دہلی ، ممبئی ، آگرہ)

۲۔ جو دیہات شہر میں تبدیل ہو رہے ہوتے ہیں وہاں کا کام کاج دیکھنے والا ادارہ ....
(نگر پریشد ، مہانگر پالیکا ، نگر پنچایت)

۳۔ نگر پریشد کے مالی معاملات کا ذمہ دار ....
(صدر ، ایگزیکیوٹیو آفیسر ، کمشنر)

(۲) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ شہر میں کون کون سے مسائل درپیش ہوتے ہیں؟

۲۔ مہانگر پالیکا کی مختلف کمیٹیوں کے نام لکھیے۔

(۳) دیے گئے نکات کی مدد سے شہری مقامی انتظامی اداروں کے بارے میں معلومات دینے والی جدول بنایئے۔

(۴) بتایئے تو بھلا!

۱۔ نگر پریشد کے ضروری کاموں میں کون کون سے کام شامل ہیں؟

۲۔ نگر پنچایت کس جگہ ہوتی ہے؟

(۵) آپ کے ضلع میں نگر پریشد، نگر پنچایت اور مہانگر پالیکا جن مقامات پر کام کاج دیکھتی ہیں ان کے ناموں کی فہرست بنایئے۔

سرگرمی :

۱۔ وبائی امراض نہ پھیلیں اس لیے صحت سے متعلق بیداری کے نعرے بنایئے اور اسے جماعت میں لگایئے۔

۲۔ آپ اپنے اطراف کی مہانگر پالیکا میں جایئے۔ وہاں کون سی نئی سرگرمیاں زیرِ عمل ہیں ان کی معلومات حاصل کیجیے۔ ان سرگرمیوں میں آپ کیا تعاون کرسکتے ہیں اس سے متعلق جماعت میں گفتگو کیجیے۔

نکات	نگر پنچایت	نگر پریشد	مہانگر پالیکا
عہدیداران			
ارکان کی تعداد			
افسران			

***

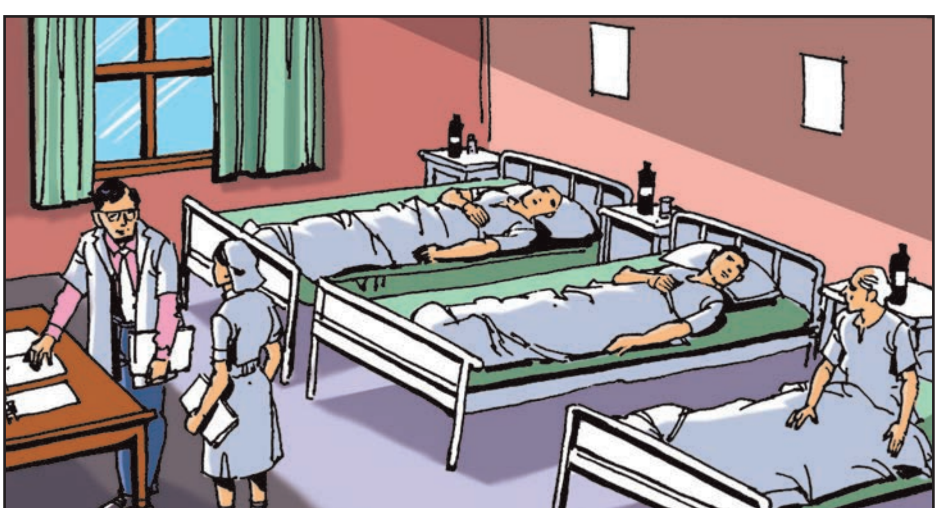

اسپتال

۵۔ ضلع انتظامیہ

۵ء۱ حاکمِ ضلع (ضلع ادھیکاری - کلکٹر)

۵ء۲ ضلع کا اعلیٰ پولس افسر

۵ء۳ ضلعی عدالت

اس طرح کے سوالات آپ کے ذہن میں پیدا ہوتے ہوں گے۔ ضلع پریشد پنچایتی راج ادارے یعنی دیہی مقامی انتظامی ادارے کا ایک جز ہے۔ لیکن ہمارے مہاراشٹر میں ضلع کا انتظام ضلع پریشد کے ساتھ ساتھ حاکمِ ضلع بھی کرتا ہے۔ وفاقی حکومت اور ریاستی حکومت اس انتظام میں شریک رہتی ہیں۔

۵ء۱ حاکمِ ضلع (کلکٹر)

ضلع انتظامیہ کا سربراہ حاکمِ ضلع ہوتا ہے۔ ریاستی حکومت اس کا تقرر کرتی ہے۔ حاکمِ ضلع کو کھیت کا لگان جمع کرنے سے لے کر ضلع میں قانون اور بہتر انتظام کرنے تک کئی کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ درج ذیل جدول کی مدد سے ہم ان کو سمجھیں گے۔

حاکمِ ضلع

زراعت	قانون اور حسن انتظام	انتخابی افسر	قدرتی آفات کا انتظام
• کھیت کا لگان وصول کرنا۔	• ضلع میں امن وامان قائم رکھنا۔	• انتخابات مناسب طریقے سے کروانا۔	• آفات کے وقت فوری طور پر فیصلہ کر کے زیادہ نقصان ہونے سے روکنا۔
• زراعت سے متعلق قوانین پر عمل کرنا۔	• سماجی صحت کو برقرار رکھنا۔	• انتخاب کے ضمن میں ضروری فیصلے کرنا۔	• آفات کے انتظامی عملے کو احکامات دینا۔
• قحط اور چارے کی قلّت سے بچنے کے لیے تدابیر کرنا۔	• اجلاس پر پابندی لگانا، کرفیو نافذ کرنا۔	• رائے دہندگان کی فہرست کو از سرِ نو ترتیب دینا۔	• مصیبت زدگان کو دوبارہ آباد کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سماجی صحت کو قائم رکھنا کیوں اہم ہے؟

سماج میں پائے جانے والے اختلاف، تنازعے اور جھگڑے پرامن طور پر نپٹانا چاہیے۔ بعض دفعہ ایسا نہیں ہوتا اور سماج میں بدامنی پھیل جاتی ہے جس کی وجہ سے پرتشدد واقعات ہوتے ہیں اور سماج کا صحت مند ماحول بگڑ جاتا ہے۔ ترقی کا عمل رک جاتا ہے۔ عوامی جائیداد و املاک کو نقصان پہنچتا ہے۔ ایسی صورت حال پیدا نہ ہو اس کے لیے حاکمِ ضلع کوشاں رہتا ہے لیکن شہریوں کو بھی چاہیے کہ وہ پرامن ماحول بنائے رکھنے کی کوشش کریں۔

تحصیل دار : ہر تعلقے کے لیے ایک تحصیل دار ہوتا ہے۔ تحصیل دار ڈنڈ ادھیکاری کی حیثیت سے تنازعوں کو نپٹاتا بھی ہے۔ تعلقے میں امن اور حسن انتظام قائم رکھنے کی ذمہ داری تحصیل دار کی ہوتی ہے۔

۵ء۲ ضلع کا اعلیٰ پولس افسر

مہاراشٹر میں ہر ضلعے میں ایک سپرنٹنڈنٹ آف پولس ہوتا ہے۔ وہ اس ضلع کا اعلیٰ پولس افسر ہوتا ہے۔ وہ ضلع میں امن اور نظم و ضبط قائم رکھنے میں حاکمِ ضلع کی مدد کرتا ہے۔ شہروں میں امن اور نظم و ضبط قائم رکھنے کی ذمہ داری پولس کمشنر کی ہوتی ہے۔

ضلع کا انتظام

- حاکمِ ضلع
  - نائب حاکمِ ضلع
  - تحصیل دار
  - تلاٹھی
  - پولس پاٹل
- سپرنٹنڈنٹ آف پولس
  - ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولس
  - پولس انسپکٹر
  - سب پولس انسپکٹر

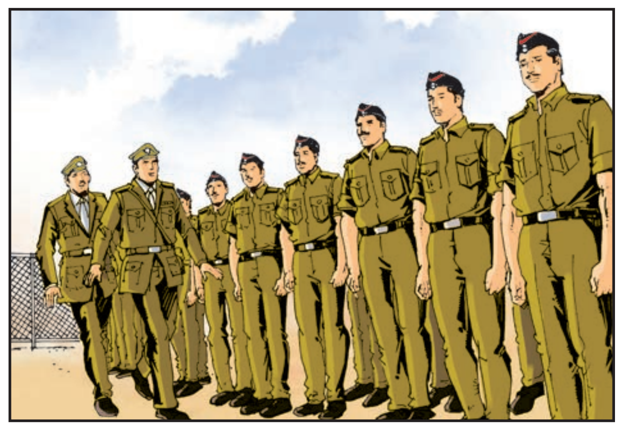

پولس سپرنٹنڈنٹ پولس دَل کا معائنہ کرتے ہوئے

۵ء۳ ضلعی عدالت

ضلعی سطح پر اپنے دائرۂ اختیار میں تنازعے مٹانے، تنازعوں کے فیصلے کرنے اور تصادم کا بروقت خاتمہ کرنے کے کام عدالت کو کرنا پڑتے ہیں۔

بھارت کے آئین نے آزاد عدالتی نظام قائم کیا ہے۔ عدالتی نظام میں عدالتِ عالیہ (سپریم کورٹ) سب سے اونچی عدالت ہے۔ اس کے نیچے بالائی عدالت (ہائی کورٹ) ہوتی ہے۔ اس کے نیچے زیریں عدالتیں ہوتی ہیں۔ اس میں ضلعی عدالت، تعلقہ عدالت اور محصول عدالت شامل ہیں۔

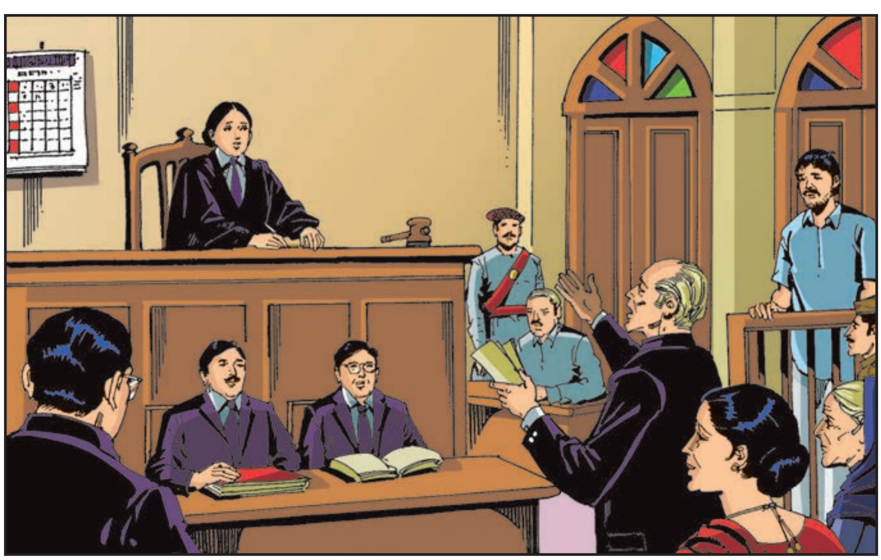

عدالت کی کارروائی

ضلعی سطح پر جو عدالت ہوتی ہے اسے 'ضلعی عدالت' کہتے ہیں۔ اس میں ایک ضلع کا منصف اعلیٰ اور دیگر کچھ منصف ہوتے ہیں۔ ضلع کے مختلف مقدموں کی شنوائی کے بعد ضلعی عدالت کے منصف آخری فیصلہ کرنے کا کام کرتے ہیں۔

ضلعی عدالت

- دیوانی جج
  - دیوانی مقدموں کے لیے
- سیشن جج
  - مجسٹریٹ اوّل درجہ
  - مجسٹریٹ دوم درجہ
  - (فوجداری مقدموں کے لیے)

آفات کا انتظام

ہمیں مختلف قسم کی آفات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ سیلاب، آگ، گردبادی طوفان، بادلوں کا پھٹنا، اولہ باری، زلزلہ، زمین کا دھنسنا جیسی قدرتی آفات کے ساتھ ساتھ فسادات، بند ٹوٹنا، بم دھماکہ، وبائی امراض جیسی آفات سے جھوجھنا پڑتا ہے۔ اس قسم کی آفتوں کی وجہ سے لوگوں کو بڑے پیمانے پر نقل مکانی کرنا پڑتی ہے، جان و مال کا نقصان ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے نو آبادکاری کا مسئلہ بھی اہمیت کا حامل بن جاتا ہے۔ نظم وضبط اور سائنسی طریقے سے آفتوں کا مقابلہ کرنے کو 'آفات کا انتظام' کہتے ہیں۔ آفات کے انتظام میں پورے ضلع کا انتظامی عملہ (مشینری) مصروف ہوتا ہے۔ تکنیکی ترقی کی وجہ سے اب کئی قدرتی آفات کی اطلاع ہمیں پہلے ہی مل سکتی ہیں مثلاً سیلاب اور طوفان کی پیشگی اطلاع دینے کا نظام ترقی کرچکا ہے جس کی وجہ سے ہمیں خطرے کی اطلاع ملتی ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

مصائب اور آفات کے وقت مستعد اور چوکس رہنا ضروری ہوتا ہے۔ مصائب اور آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے محکموں اور مختلف افراد کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان سے فوری طور پر رابطہ قائم کرنے کے لیے ہمیں اپنے گھروں میں ایسی جگہ جہاں ہمیشہ نظر پڑتی رہتی ہے، اسپتال، پولس، اسٹیشن، آگ بجھانے والا عملہ، بلڈ بینک وغیرہ کے فون نمبر لکھ کر رکھنا چاہیے۔ اپنے دوست واحباب سے بھی یہ بات کہنا چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہاراشٹر میں کئی افسران نے انتظامیہ میں اصلاح لانے کے لیے تجربات کیے۔ ان کے تجربات کی وجہ سے شہریوں کو میسر آنے والی خدمات میں بڑی تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کے تعلق سے شہریوں نے اچھی رائے قائم کرلی۔ حکومت کو شہریوں کی تائید حاصل ہوئی اور ان کی شرکت میں اضافہ ہوا۔

(الف) لکھینا پیٹرن : انتظام بہتر طریقے سے ہو، شہریوں کو دی جانے والی خدمات مخصوص معیار کی ہوں اس لیے احمدنگر کے اُس وقت کے حاکم ضلع شری انیل کمار لکھینا نے انتظامیہ میں کئی اصلاحات کیں۔ ان اصلاحات کو 'لکھینا پیٹرن' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ طریقۂ کار کی ایمانداری اور اُصول آسان زبان میں پیش کرنا تاکہ لوگ ان کو بخوبی سمجھ سکیں، اس طرح کی انتظامی تبدیلیاں عمل میں لائی گئیں۔ لوگوں کے کام ایک ہی چھت کے نیچے انجام دیے جاسکیں اس لیے انھوں نے 'ایک کھڑکی منصوبہ' جاری کیا۔

(ب) دلوی پیٹرن : ضلع پونہ کے اُس وقت کے حاکمِ ضلع شری چندرکانت دلوی نے جو انتظامی اصلاحات کیں

انھیں 'دلوی پیٹرن' کہا جاتا ہے۔ میز پر کاغذات اور فائلوں کے انبار جمع نہ ہونے دینا، معاملات کو اسی دن نپٹا دینا اور فیصلہ کرنے کے عمل میں تیزی لانا شری دلوی کی اصلاحات کے مقاصد تھے۔ یہ پیٹرن 'زیرو پینڈنسی' (صفر تاخیر) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس پیٹرن کی وجہ سے فیصلوں میں ہونے والی تاخیر کو ٹالا جاسکا۔ اس پیٹرن سے انتظام کے کاموں میں تیزی آنے میں بڑی مدد ملی۔

(ج) چہاندے پیٹرن : ناشک کے اُس وقت کے ڈیویژنل کمشنر ڈاکٹر سنجے چہاندے نے انتظامات میں جو اصلاحات کیں اُنھیں 'چہاندے پیٹرن' کہا جاتا ہے۔ حکومت اور عوام کے درمیان کی دوری کم ہو، عوام کے تئیں حکومت کی جواب دہی میں اضافہ ہو، ترقیاتی کاموں کی ترجیحات عوام کی شرکت سے طے کی جاسکے، اس لیے انھوں نے 'گرامستھ دن' منصوبے پر عمل درآمد کیا۔ سرکاری افسران اور ملازمین کسی مقررہ دن گاؤں میں جاکر وہاں کے لوگوں سے براہِ راست رابطہ قائم کریں اور ان کے مسائل کو حل کریں اس لیے 'گرامستھ دن' کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ ضلعی انتظامیہ کا سربراہ کون ہوتا ہے؟
۲۔ تحصیل دار کی کون سی ذمہ داری ہوتی ہے؟
۳۔ عدالتی نظام میں سب سے اوپر کون سی عدالت ہوتی ہے؟
۴۔ کن آفات کی اطلاع ہمیں پہلے ہی مل سکتی ہے؟

(۲) جوڑیاں لگائیے :

ستون 'الف'	ستون 'ب'
الف۔ حاکمِ ضلع	۱۔ تعلقہ ڈنڈادھیکاری
ب۔ ضلعی عدالت	۲۔ قانون اور حسن انتظام قائم کرنا
ج۔ تحصیل دار	۳۔ تنازعے حل کرنا

(۳) درج ذیل نکات پر بحث کیجیے :

۱۔ آفات کا انتظام
۲۔ حاکمِ ضلع کے کام

(۴) بتائیے آپ کیا بننا چاہیں گے اور کیوں بننا چاہیں گے؟

۱۔ حاکمِ ضلع
۲۔ ضلع کا اعلیٰ پولس افسر
۳۔ منصف (جج)

سرگرمی :

۱۔ اپنے قریبی پولس اسٹیشن میں جائیے۔ وہاں کے کام کاج کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
۲۔ مختلف آفات کے تعلق سے برتی جانے والی احتیاطی تدابیر، اہم فون نمبر کی جدول بنائیے اور اسے جماعت میں ایسی جگہ آویزاں کیجیے جہاں ہر کسی کی نظر پڑتی ہو۔
۳۔ سالِ نو کے موقع پر حاکمِ ضلع، ضلع کے اعلیٰ پولس افسر اور ضلع کے منصفِ اعلیٰ کو تہنیتی خط لکھیے۔

***

گرام سبھا

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

इतिहास व नागरिकशास्त्र इ. ६ वी (उर्दू माध्यम)

₹ 37.00